

طریقہ عمرہ

وآدابِ مدینہ منورہ

برائے خواتین

عظائم مفتی اعظم پاکستان علامہ
مولانا محمد شاکر علی زوی
صدر شعبہ دعوتِ اسلامی

پیش کش

ادارہ معارفِ اسلامی، ممبئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہونا مِرضاتم پہ کروڑوں درود

طریقہ عمرہ و آدابِ مدینہ (برائے خواتین)

تصنیف
حضرت مولانا محمد شاہ علی نوری
(امیر سنی دعوتِ اسلامی)

ناشر:
مکتبہ طیبہ
۱۳۲/۱ کامپیکر اسٹریٹ، ممبئی-۳

طریقہ عمرہ و آداب مدینہ
(برائے خواتین)

سن اشاعت: ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء

فہرست مضامین

۳۷	گھر سے روانگی	۱۱	عمرہ کا معنی..... اور واجبات
۳۹	گھر سے نکلتے وقت	۱۲	عمرہ میں اخلاص کی اہمیت
۴۰	جب عزیزوں سے ملیں	۱۹	عمرہ کا اجمالی خاکہ
۴۰	ایئر پورٹ پر	۱۹	عمرہ کے چند اہم مسائل
۴۴	جو باتیں..... حرام ہیں	۲۰	ضروری ہدایتیں
۴۶	جو باتیں..... مکروہ ہیں	۲۲	حیض و نفاس کے مسائل
۴۸	جو باتیں..... جائز ہیں	۲۴	استحاضہ کے مسائل
۵۰ خاص مسائل	۲۵	عمرہ کی اصطلاحیں
۵۲	جب ہوائی جہاز پر سوار ہوں	۳۰	ماہ رمضان میں عمرہ
۵۳	مکہ شریف میں داخلہ	۳۲	عمرہ کا مختصر طریقہ
۵۶	رویت کعبہ	۳۴	بچوں کے عمرہ کے مسائل
۵۸	طواف سے پہلے	۳۵	سفر عمرہ سے پہلے
۶۰	استلام کیسے کریں؟	۳۶	احرام کیسے باندھیں؟

۹۷	تنبیہات	۶۱	طواف کا پہلا چکر
۹۷	جو باتیں..... جائز ہیں	۶۳	طواف کا دوسرا چکر
۹۷	جو باتیں سعی میں مکروہ ہیں	۶۵	طواف کا تیسرا چکر
۹۸	طواف و سعی کے خاص مسائل	۶۷	طواف کا چوتھا چکر
۹۹	تقصیر	۶۹	طواف کا پانچواں چکر
۹۹	تقصیر کیسے؟	۷۱	طواف کا چھٹا چکر
۱۰۰	تقصیر کے مسائل	۷۳	طواف کا ساتواں چکر
۱۰۱	جب رخصت ہوں	۷۶	طواف کے مسائل
۱۰۳	عمرہ کے جدید مسائل	۷۸	جو باتیں..... حرام ہیں
۱۰۳	خوشبودار چیزوں کا استعمال	۷۸	جو باتیں..... مکروہ ہیں
۱۰۳	خوشبودار لے صابن	۸۰	نماز طواف
۱۰۴	لائڈری کے کپڑے	۸۴	زمزم پر حاضری
۱۰۴	خوشبودار بستر	۸۵	مسجد حرام سے نکلنا
۱۰۵	خوشبودار ٹوتھ پیسٹ	۸۶	سعی کیسے کریں؟
۱۰۵	ٹیشو پیپر	۹۵	سعی کے مسائل

۱۱۲	جرم اور کفارے	۱۰۵	کچی پیاز
۱۱۴	خوشبو اور تیل	۱۰۶	پھلوں کے جوس
۱۱۶	چہرہ چھپانا	۱۰۶	بام یا وکس
۱۱۶	بال وغیرہ توڑنا	۱۰۶	ناریل کا تیل
۱۱۷	ناخن تراشنا	۱۰۷	انجکشن
۱۱۹	بوسہ لینا، چھونا یا جماع کرنا	۱۰۷	خوشبودار شربت
۱۲۰	احرام میں جوں مارنا	۱۰۸	زخم سے خون بہنا
۱۲۰	طواف میں غلطیاں	۱۰۸	زخم پر پٹی باندھنا
۱۲۱	سعی میں غلطیاں	۱۰۸	چہرے پر پٹی باندھنا
۱۲۲	تقصیر کی غلطیاں	۱۰۹	دھوپ والے چشمے پہننا
۱۲۲	ضروری تنبیہ	۱۰۹	کپڑے یا تولیہ سے منہ پوچھنا
۱۲۳	لمحہ فکریہ	۱۱۰	طواف میں وضو ٹوٹ جانا
۱۲۵	حاضری مدینہ منورہ	۱۱۰	طواف اور سعی کے درمیان وقفہ
۱۲۵	روضہ انور کی زیارت کا حکم	۱۱۰	انگوٹھی اور گھڑی پہننا
۱۲۷	زیارت روضہ رسول	۱۱۱	مُعتمرہ کا شوال کا چاند دیکھ لینا

۱۴۷	شیخین کو سلام	۱۳۱	قیام اور حاضری کے آداب
۱۵۹	ریاض الجنۃ	۱۳۲	اخلاص نیت
۱۶۰	منبر اقدس	۱۳۵	دوران سفر
۱۶۰	ستونِ حنانہ	۱۳۵	معمولات سفر
۱۶۱	ادب ملحوظ ہو	۱۳۶	خوش اخلاقی
۱۶۱	دوران قیام	۱۳۶	اظہار مسرت
۱۶۲	خطرہ عظیمہ	۱۳۷	کثرت درود
۱۶۶	ادب قرآن	۱۳۸	مدینہ منورہ میں داخلہ
۱۶۶	نظر عقیدت	۱۳۸	تعظیم مدینہ
۱۶۷	تقدیم سلام	۱۴۰	غسل و طہارت
۱۶۸	جنۃ البقیع	۱۴۲	صدقہ و خیرات
۱۶۸	شہدائے اُحد	۱۴۲	حاضری کی اجازت
۱۷۳	مسجدِ قبا	۱۴۳	تحیۃ المسجد
۱۷۷	مسجدِ قبلتین	۱۴۶	خاص عمل
۱۷۸	مسجدِ جُمعہ	۱۴۷	دوسروں کا سلام

۱۹۴	صدقہ	۱۷۹	مسجد غمامہ
۱۹۴	دروِ مُجَنَّبِہ	۱۸۰	مسجد سُقْیَا
۱۹۶	امام شافعی کا وظیفہ	۱۸۰	مسجد ذوالحُکُفَہ
۱۹۷	جائز مقاصد کے لیے	۱۸۱	مسجد شُرف الرِّوْحَا
۱۹۷	دروِ نورِ ذاتی	۱۸۱	مسجد بدر
۱۹۸	صلوٰۃ السَّعَادَۃ	۱۸۲	پردے کا اہتمام
۱۹۸	صلوٰۃ عالی القدر	۱۸۲	اہل مدینہ کے ساتھ
۱۹۹	افضل حمد	۱۸۳	غریبوں کی خدمت
۲۰۰	سودن تک ثواب	۱۸۴	بدعتیوں سے اجتناب
۲۰۰	بزرگانِ دین کے چند وظیفے	۱۸۴	وقتِ رخصت
☆☆☆		۱۸۷	فاتحہ کا طریقہ
		۱۸۹	سلام (یا نبی)
		۱۹۰	لاکھوں سلام
		۱۹۳	چند درود شریف مع فضائل
		۱۹۳	شفاعت کا وعدہ

تہذیب

ام المؤمنین، محبوبہ محبوب رب العالمین

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی خدمت بابرکت میں

جنہوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنا

سب کچھ قربان کر دیا۔

اللہ رب العزت ان کے صدقے میں خواتین اسلام کی عزت و

عصمت کی حفاظت فرمائے۔

حرف آغاز

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہونا م رضا تم پہ کروڑوں درود

عرصہ دراز سے تمنا تھی کہ صرف عمرہ و آداب مدینہ منورہ پر
مشمول ایک کتاب ترتیب دی جائے، جو لوگوں کے لیے رہ نما ثابت ہو
اور اس ناچیز کے لیے توشہ آخرت بن جائے۔

الحمد للہ! رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل زیر نظر
کتاب ”طریقہ عمرہ و آداب مدینہ“ خواتین اسلام کی خدمت میں پیش
کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

اس کتاب کی ترتیب میں ادارہ معارف اسلامی کے ذمہ دار
اراکین مولانا سید عمران قادری نجفی، مولانا محمد عبداللہ اعظمی نجفی، مولانا
مظہر حسین علیہی وغیرہم کا قدم قدم پر تعاون رہا، جس سے یہ کام آسان

ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان سارے ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب اور بلبل باغ مدینہ الحاج قاری محمد رضوان صاحب نے اس کتاب کی تصحیح فرمائی، جس کی بنیاد پر یہ حضرات بھی اس کار خیر میں برابر کے شریک رہے۔

اللہ عز و جل جملہ مجبین و معاونین کو دارین کی سرخ روئی نصیب فرمائے اور تحریک سنی دعوت اسلامی کو بارگاہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول ترین تحریک بنائے۔

دوران مطالعہ اگر کسی قسم کی کوئی کمی نظر آئے تو ہمیں اس سے ضرور مطلع کریں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر لی جائے۔

طالب دعا

عبدہ (المزنب)

فقیر محمد شاہ علی نوری عفی عنہ

عمرہ کا معنی، رکن، شرط اور واجبات

☆ عمرہ کا لغوی معنی ”زیارت کرنا“ ہے اور شرعی معنی یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی جائے۔

☆ شرط عمرہ فقط نیت احرام ہے۔ یعنی دل میں عمرہ کا احرام باندھنے کی نیت کی جائے اور زبان سے یہ الفاظ دہرائے جائیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فِیْسِرْهَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهَا
مِنِّیْ وَ اَعِنِّیْ عَلَیْهَا وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهَا وَ نَوِّثْ
الْعُمْرَةَ وَ اَحْرِمْتُ بِهَا مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی.

(ترجمہ) اے اللہ میں عمرہ کرنا چاہتی ہوں، تو میرے لیے اسے آسان فرما، میری جانب سے اسے قبول فرما، اس پر میری مدد فرما اور اس میں میرے لیے برکت عطا فرما۔

☆ رکن عمرہ صرف طواف ہے۔

☆ واجباتِ عمرہ سعی و تقصیر ہیں۔

(طواف، سعی، تقصیر وغیرہ کے مسائل بالتفصیل آگے آئیں گے)

عمرہ میں اخلاص کی اہمیت

اخلاص اس نیت کو کہتے ہیں جس میں کوئی دنیوی فائدہ شامل نہ ہو، بلکہ وہ محض اللہ رب العزت کے لیے ہو، چنانچہ لوگوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اخلاص کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: اَنْ تَقُوْلَ وَلِیِّ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ۔ تو کہے کہ میرا مالک اللہ ہے پھر جس کا تجھے حکم دیا گیا اس پر ثابت قدم رہے۔

تمام اعمال کی مقبولیت اللہ عز و جل کے فضل پر موقوف ہے،

لیکن جب کوئی عبادت اس کی تمام شرطوں کے ساتھ ادا کی جائے تو اس کی قبولیت پر دل کو اطمینان ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے: إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ۔ (سورہ توبہ، آیت: ۱۲۰) یعنی اللہ نیکوں کا نیک (اجر) ضائع نہیں فرماتا۔ (کنز الایمان)

محسنین سے وہ لوگ مراد ہیں جو ہر نیک عمل کو اس کی تمام شرطوں کے ساتھ ادا کرتے ہیں، خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔

شرائط دو قسم کی ہیں۔ (۱) جن کا ظاہر سے تعلق ہو، اگر وہ چھوٹ جائیں، تو عبادت ادا ہی نہیں ہوگی۔ جیسے نماز کے لیے وضو، عمرہ کے لیے احرام وغیرہ۔ (۲) جن کا تعلق باطن سے ہے، ان کے کسی صورت سے چھوٹ جانے سے عبادت تو ادا ہو جائے گی، لیکن ان پر اجر و ثواب کا ملنا کوئی ضروری نہیں۔ جیسے نماز کے لیے خشوع و خضوع اور دیگر عبادات کے لیے اخلاص۔

آقائے دو جہاں، معلم شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اخلاص کو ان الفاظ میں بیان فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ اَمْرٍ مَّا نَوَى۔ (بخاری شریف، حدیث: ۱) اعمال کا ثواب نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ اعمال کی باطنی شرطوں میں نیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ہر عمل کا نتیجہ نیت ہی کے مطابق برآمد ہوتا ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں بھی اس کو متعدد مقامات پر بیان کیا گیا اور اعمال میں اخلاص نیت کا حکم دیا گیا۔

ایک مقام پر اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے: وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّٰكِرِيْنَ۔ (آل عمران: ۱۴۵) اور جو اعمال سے دنیا کا بدلہ چاہے ہم اس میں سے اسے دیں گے اور جو آخرت کا بدلہ چاہے ہم اس میں سے اسے دیں گے، اور عنقریب (اچھا) بدلہ دیں گے شکر کرنے والوں کو۔

دوسری جگہ فرمایا: مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا۔ (النسا: ۱۳۴)
اور جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا انعام ہے اور اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

ایک مقام پر فرماتا ہے: وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ۔ (سورہ اعراف: ۲۹) اور اس کی عبادت کرو رے اس کے بندے ہو کر۔

ان تمام آیات و احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام اعمال و عبادات میں اخلاص سب سے اہم ہے، اس کے بغیر عبادتیں لذت سے محروم ہو جاتی ہیں۔ آج کل بہت سی عورتیں عمرہ جیسی عظیم عبادت ادا تو کرتی ہیں، مگر نام و نمود کی خاطر، فقط اس لیے کہ لوگ انہیں عزت دیں، مال دار سمجھیں، بلکہ آج کل بہت ساری عورتیں تفریح کی خاطر عمرے کا قصد کرتی ہیں، حالاں کہ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ان عمروں کی قبولیت کے بارے میں یقین نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے

جب اس سلسلے میں آیت نازل فرمائی تو صاف ارشاد فرمادیا ”وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ“ (اور حج و عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ”لِلَّهِ“ کا لفظ ارشاد فرمایا جس کا مطلب ہے کہ حج اور عمرہ کرنے کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہی ہونی چاہیے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ سید طنطاوی اپنی تفسیر کے ص: ۳۳۱ پر نقل کرتے ہیں:

(ترجمہ) ”اکثر صحابہ و تابعین اور فقہائے احناف و مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ اس آیت میں جو فرمایا گیا کہ حج و عمرہ اللہ کے لیے ادا کرو، اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کو ان کے تمام مناسک کے ساتھ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے ادا کرو، نیز ایک مسلم کے لیے ضروری ہے کہ جب بھی وہ حج و عمرہ دونوں ادا کرے یا ان میں سے کوئی ایک ادا کرے اسے کامل ادا کرے جیسا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کیا ہے۔“

یاد رکھیں، عمرہ اظہار مالدارۃ یا حصولِ شہرت کی نیت سے نہ کیا جائے، بلکہ صرف اور صرف رضائے الہی کی نیت سے کیا جائے۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں وہی عمرہ مقبول ہوتا ہے جو اس کو خوش کرنے کے لیے کیا جائے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری نیت (دل کا ارادہ) انسان نہیں دیکھتا، لیکن اللہ رب العزت ضرور دیکھتا ہے۔ رہے عمرہ کرنے والوں کے لیے فائدے اور برکات تو اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ حق ہے یقیناً اس کی برکتیں ملیں گی۔ ہمیں شروع سے یہ نیت رکھنی چاہیے کہ ہم تو صرف اللہ کے لیے عمرہ کرنے جا رہے ہیں۔ سر دست اخلاص سے متعلق ایک بزرگ کا واقعہ پڑھیں اور اپنا ایمان تازہ کریں۔ ایک بزرگ نے کہا ہے کہ میں نے تیس سال کی نماز قضا کی جسے میں نے ہمیشہ پہلی صف میں کھڑے ہو کر ادا کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن میں مسجد میں دیر سے آیا آخری صف میں جگہ ملی، دل

میں یہ شرمندگی پیدا ہوئی کہ لوگ مجھے دیکھ کر کہیں گے کہ میں آج دیر سے آیا ہوں۔ اس وقت میں سمجھا کہ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی تھی کہ لوگ مجھے پہلی صف میں دیکھیں اس پر مجھے اپنی نمازیں ضائع ہونے کا اندیشہ ہوا اور میں نے یہ نمازیں قضا کیں۔

اخلاص عبادت کی روح ہے اس لیے کہ جیسی نیت ہوتی ہے، ویسی برکت ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمرہ خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جائے تو خدا مل جائے گا اور وہ مل گیا تو کیا اس کی نعمتیں نہیں ملیں گی؟

یہی وجہ ہے کہ جب اسلاف میں سے کوئی حج و عمرہ کے لیے جاتے اور لبیک کہتے تو ان کا رنگ فق پڑ جاتا کہ کہیں جواب میں لا لبیک آ گیا تو؟ یاد رکھیں کہ لبیک کہتے وقت یہ تصور کریں کہ جس طرح عمرہ کی توفیق دینے والے کی پکار پر لبیک کہہ کر حاضری کا اعلان کر رہی ہوں ان شاء اللہ اسی طرح اللہ رب العزت کی ہر پکار پر لبیک کہتی ہوئی دوڑتی چلی جاؤں گی۔ ان شاء اللہ

عمرہ کا اجمالی خاکہ

(۴) تقصیر واجب	(۳) سعی واجب	(۲) طواف فرض	(۱) عمرہ کا احرام شرط
----------------------	--------------------	--------------------	-----------------------------

عمرہ کے چند اہم مسائل

☆ عمرہ کا وقت پوری زندگی ہے، اس لیے عمرہ کبھی فوت نہیں ہوتا۔

☆ ۹ رزی الحجہ سے ۱۳ رزی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

☆ عمرہ میں نہ طوافِ قدوم ہے، نہ طوافِ وداع۔ اسی طرح نہ وقوفِ عرفہ و مزدلفہ ہے اور نہ ہی رمی اور قربانی۔

☆ عمرہ میں طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ (لبیک) بند کرنے کا حکم ہے۔

☆ زیادہ سے زیادہ عمرہ کرنا مستحب ہے، خاص کر رمضان شریف میں عمرہ کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

☆ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران اگر اپنی طرف سے یا دوسروں کی طرف سے بار بار عمرہ کرنے کا ارادہ ہو، تو چاہیے کہ تنعیم یا جعرانہ جا کر عمرہ کا احرام باندھیں اور پھر عمرہ کریں۔

☆ عمرہ اگر فاسد ہو جائے یا ناپاکی کی حالت میں طواف کیا جائے تو عمرہ میں بہ طور دم فقط بکری کا ذبح کرنا ضروری ہے، پورے اونٹ یا پوری گائے کو ذبح کرنا ضروری نہیں۔

ضروری ہدایتیں

☆ عورتیں عمرہ کے لیے اپنے شوہر یا کسی محرم کے ساتھ جائیں۔ اگر محرم ساتھ جانے کے لیے تیار نہیں تو انتظار کریں۔

☆ اگر عورت کسی عدت میں ہو، خواہ عدتِ وفات یا عدتِ طلاق (طلاق رجعی ہو یا بائن) اس کے لیے ہرگز یہ جائز نہیں کہ عمرہ کا احرام باندھے۔

☆ دوران طواف خصوصاً حجر اسود کو بوسہ دینے کی کوشش کرنے کے

دوران عورتیں مردوں سے مس ہوتی ہیں، کچھ عورتیں بڑی لاپرواہی کا مظاہرہ کر کے حجر اسود تک پہنچنے کے لیے اپنے سینے سے دوپٹے کے ہٹ جانے اور کلائیوں کے کھل جانے کا بھی لحاظ نہیں رکھتیں، اسی طرح سعی کے دوران مردوں کے شانہ بہ شانہ دوڑنے کی کوشش میں ان سے بے احتیاطیاں ہوتی ہیں، عورتوں کو چاہیے کہ ہمہ وقت اس کا التزام کریں کہ ان سے کسی بھی قسم کی ایسی کوتاہی سرزد نہ ہو، جس کی بنیاد پر بے پردگی ہو یا مردوں سے مس ہونے کی صورت پیدا ہو۔ عورتیں یہ بھول جاتی ہیں کہ مستحب اور غیر واجب احکام کی ادائیگی کی کوشش میں بعض اوقات وہ محرمات کی مرتکب ہو جاتی ہیں، وہ یہ بھی بھول جاتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں دوسری جگہوں کی بہ نسبت گناہ اور جرم کا وبال کئی گنا زیادہ ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح یہاں ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے، اسی طرح ایک گناہ بھی لاکھ گناہوں کے برابر ہے۔

حیض و نفاس کے مسائل

☆ اگر ٹکٹ بک ہو چکا ہے اور روانگی کا وقت آچکا ہے، اس وقت حیض یا نفاس جاری ہو تو بہر حال نیت عمرہ کر کے محرم ہوا جاسکتا ہے۔ البتہ احرام کے بعد والی دو رکعت نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ حیض و نفاس کی وجہ سے سفر عمرہ میں کوئی رکاوٹ نہیں آتی ہے۔

☆ اگر احرام کی نیت کر لینے کے بعد دورانِ سفر حیض یا نفاس جاری ہو جائے تو سفر جاری رکھا جائے، اس کی وجہ سے سفر عمرہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح اگر مکہ پہنچنے کے بعد عمرہ کی ادائیگی سے پہلے ماہواری وغیرہ جاری ہو جائے، تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مذکورہ بالا ساری صورتوں میں مکہ پہنچنے کے بعد حائضہ یا نفسا کو حیض یا نفاس کے منقطع ہو جانے کا انتظار کرنا ہوگا، اس کے بعد غسل کر کے ہی عمرہ کی ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

☆ طواف کے دوران حیض آجائے تو عورت کو چاہیے کہ فوراً طواف

چھوڑ کر مسجد سے باہر آ جائے، پھر جب پاک ہو جائے تو طواف کرے، پھر سعی کرے اور اگر اس نے طواف جاری رکھا تو دم دے یا پاک ہونے کے بعد دوبارہ یہ طواف کرے۔

☆ سعی کے دوران اگر حیض آ جائے تو سعی جاری رکھی جاسکتی ہے۔

☆ عورتیں حیض و نفاس کی حالت میں تلبیہ، دعائیں، توبہ و استغفار، ذکر و وظائف وغیرہ پڑھ سکتی ہیں۔

☆ حالت حیض و نفاس میں نماز پڑھنا، قرآن شریف کا چھونا یا پڑھنا، طواف کرنا، روزے رکھنا حرام ہے۔ مذکورہ حالتوں میں نمازیں معاف ہیں، روزوں کی قضا کی جائے گی اور طواف کے لیے خون کے بند ہونے کا انتظار کرنا ہوگا۔

نوٹ: چوں کہ خواتین کو ان معاملات کے بارے میں تجربات رہتے ہیں، اس لیے انہیں چاہیے کہ ٹکٹ کی بکنگ اور دیگر معاملات میں اپنی عادتوں کا خیال رکھیں۔

استحاضہ کے مسائل

☆ استحاضہ (بیماری وغیرہ کی وجہ سے جاری ہونے والا خون) کا حکم مذکورہ خونوں سے مختلف ہے۔

☆ اگر استحاضہ کا خون جاری ہو، تو اس کے رکنے کا انتظار کیا جائے، پھر نماز، طواف وغیرہ عبادتیں ادا کی جائیں۔

☆ اگر کپڑا رکھ کر اتنی دیر کے لیے خون روکا جاسکتا ہے کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کی جاسکے، تو عورت ہرگز معذور نہیں، اسے ایسا کر کے نماز وغیرہ ادا کرنی چاہیے۔

☆ مستحاضہ عورت اگر معذور نہیں ہے تو خون کے رکنے کا انتظار کر کے نمازیں اور دیگر عبادات ادا کرے۔ اس حالت میں روزے بلا شبہ رکھے جاسکتے ہیں، نمازیں ہرگز معاف نہیں ہیں اور طواف کے لیے بھی خون کے بند ہونے کا انتظار کرنا ہوگا۔

☆ طواف کرنے کا ارادہ کیا اور یہ خون جاری ہو گیا تو انتظار کر لے، بند

ہونے کے بعد طواف کرے۔

☆ کپڑے وغیرہ کسی چیز کا استعمال کر کے استحاضہ روک کر طواف کیا جائے تو عمرہ ہو جائے گا۔

☆ اگر کسی کو خون استحاضہ اس قدر جاری ہے کہ اسے اتنی دیر کے لیے بھی چھٹکارا نہیں ملتا کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے اور اسی حالت میں پوری ایک نماز کا وقت گزر جائے، تو ایسی عورت کو معذور سمجھا جاتا ہے۔

☆ اگر کوئی عورت معذور ہے تو ہر نماز کے وقت میں وضو کر کے وقت کے اندر جو عبادت چاہے کر سکتی ہے اور یہی حکم طواف کا بھی ہوگا۔

عمرہ کی اصطلاحیں

احرام: عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ کہنے کے بعد بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں، اسی کو احرام کہتے ہیں۔ (جو دو بغیر سلی ہوئی چادریں پہنتے ہیں، درحقیقت وہ احرام نہیں، لیکن مجازاً ان چادروں کو بھی احرام

کہتے ہیں، ورنہ دراصل کپڑا حرام نہیں ہے، بلکہ فقط نیت ہی احرام ہے) **تَلْبِيْهٌ**: حج و عمرہ کرتے وقت احرام کی حالت میں جو ورد کیا جاتا ہے، اس کو تَلْبِيْہِ کہتے ہیں، یعنی لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

طواف: کعبہ معظمہ کے ارد گرد سات پھیرے لگانا۔

مَطَاف: طواف کے لیے جو مخصوص حصہ ہے۔

طواف عمرہ: یہ طواف عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

استلام: حجر اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ دینا یا اس کی طرف ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چومنا۔

سعی: صفا اور مروہ کے بیچ سات پھیرے لگانا۔

تقصیر: سر کے چوتھائی حصے کے بال کم سے کم انگلی کے ایک پورے کے برابر کتر وانا۔

باب السلام: مسجد حرام کا دروازہ جو مشرق کی طرف ہے، مسجد حرام میں پہلی مرتبہ داخل ہوتے وقت اس دروازہ سے جانا افضل ہے۔

رُکنِ اسود: کعبہ شریف کا پورب اور دھن کے کونے کا حصہ جس میں حجرِ اسود نصب ہے۔

رُکنِ عراقی: کعبہ شریف کا عراق کی طرف کا حصہ جو پورب اور اتر کا کونہ ہے۔

رُکنِ شامی: کعبہ شریف کے کچھم اور اتر کا کونہ جو ملک شام کی طرف ہے۔

رُکنِ یمانی: کعبہ شریف کا یمن کی جانب کا حصہ جو کچھم کا کونہ ہے۔

مُلْتَزَم: رُکنِ اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کے بیچ کی دیوار۔

مُسْتَجَاب: رُکنِ یمانی اور رُکنِ اسود کے بیچ کے دھن کی جانب کی دیوار، اس جگہ دعا کرنے پر ستر ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔

حَطِیم: کعبہ شریف کی اتر کی جانب کی دیوار کے پاس آدھے

دائرے کی طرح بنا ہوا احاطہ جو دراصل کعبہ شریف ہی کا حصہ ہے، اس میں داخل ہونا کعبہ کے اندر داخل ہونے کے برابر ہے۔

میزابِ رحمت: کعبہ کی چھت پر نصب سونے کا پرنا لہ، یہ رکنِ عراقی اور رکنِ شامی کے درمیان اتر کی جانب جو دیوار ہے اس کی چھت پر نصب ہے، اس سے بارش کا پانی حطیم کے اندر گرتا ہے۔

مقامِ ابراہیم: کعبہ کے دروازے کے سامنے نصب کیا ہوا وہ جنتی پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی، اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان آج بھی موجود ہیں۔

چاہِ زم زم: مکہ شریف کا وہ مقدس کنواں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بچپن میں ایڑیوں کی رگڑ سے جاری ہوا تھا، یہ کنواں مقامِ ابراہیم سے دھن کی طرف واقع ہے۔ اب صرف آبِ زمزم سے فیض یاب ہوا جاسکتا ہے، اس کنویں کی زیارت نہیں کی جاسکتی۔

باب الصِّفَا: مسجد حرام کے دکھن کی جانب ایک دروازہ، جو صفا پہاڑی سے نزدیک ہے۔

کوہ صفا: کعبہ شریف کے دکھن کی جانب واقع ایک پہاڑی جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

کوہ مروہ: کوہ صفا کے سامنے واقع پہاڑی، جس پر سعی ختم کی جاتی ہے۔

مِیلِینِ اخْضَرِین: صفا سے مروہ کی طرف کچھ دور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں ہرے رنگ کی لائیں لگی ہوئی ہیں، سعی کرتے وقت ان دونوں نشانوں کے درمیان مردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔ عورتوں کو نہیں۔

مَسْعٰی: میلین اخضرین کے درمیان کا حصہ جہاں پر سعی کے دوران مردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔ عورتوں کو نہیں۔

مِیقات: مکہ شریف جاتے وقت بغیر احرام کے جس جگہ سے آگے

جانا جائز نہیں، اس کو میقات کہتے ہیں، اگرچہ تجارت وغیرہ کی غرض سے جائے۔

تَنْعِيم: مکہ شریف میں قیام کے دوران عمرے کے لیے جس جگہ سے احرام باندھتے ہیں۔ یہ جگہ مسجد حرام سے تقریباً سات کلومیٹر مدینہ شریف کی طرف ہے، یہیں پر مسجد عائشہ بنی ہوئی ہے۔

جِعْرَانَه: مکہ شریف سے تقریباً چھبیس کلومیٹر دور طائف کے راستے پر ایک مقام ہے، مکہ شریف میں قیام کے دوران اس جگہ سے بھی عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

ماہ رمضان میں عمرہ

رمضان المبارک خصوصی عبادتوں کا مہینہ ہے اور مکہ مکرمہ خصوصی عبادتوں کی جگہ۔ جب خصوصی عبادتوں کا مہینہ اور خصوصی عبادتوں کی جگہ ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو خصوصی اجر و ثواب بھی ملتے ہیں۔ یہ عظیم سعادت مکہ شریف میں ماہ رمضان پانے میں ہے۔

جیسا کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے مکہ شریف میں رمضان کا مہینہ پایا، دن میں روزے رکھے اور
رات جہاں تک ممکن ہوا، نوافل میں گزارے، اللہ عزوجل اس کے نامہ
اعمال میں دوسری جگہوں پر ماہ رمضان میں روزے اور نوافل کے
مقابل ایک لاکھ گنا زیادہ ثواب لکھے گا، اس کے لیے دن بھر اور رات بھر
نیکی کرنے کا ثواب لکھے گا، ہر دن ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا
اور ہر رات ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا، ہر دن اللہ کی راہ میں
جہاد اور ہر رات اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ثواب لکھے گا اور اس کی ہر
دن کی دعائیں قبول فرمائے گا۔ (شعب الایمان للبیہقی، حدیث: ۳۵۷۴)

اس حدیث سے مکہ معظمہ کی عظمت اور رمضان شریف میں
عمرہ کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ لہذا اگر اللہ عزوجل توفیق
عطا فرمائے تو ضرور کوشش کریں کہ عمرہ کر کے پورا ماہ رمضان یا ماہ
رمضان کے جتنے دن بھی ممکن ہوں، شہر مکہ میں گزاریں اور اللہ عزوجل

کی رحمتیں خوب لوٹ کر واپس لوٹیں۔ اسی طرح مدینہ منورہ میں بھی ماہ رمضان گزارنے پر اللہ رب العزت زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِيَ**۔
رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(مسلم، حدیث: ۱۲۵۶)

یہی وجہ ہے کہ رمضان کے عمرے کو حج صغیر بھی کہا جاتا ہے۔

عمرہ کا مختصر طریقہ

عمرہ کا طریقہ یہ ہے کہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر دو رکعت نماز پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد احرام کی نیت کریں، نیت کے الفاظ (اللَّهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْعُمْرَةَ فِیْسِرْهَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ۔
وَ اَعِنِّیْ عَلَیْهَا وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهَا وَ نَوِیْتُ الْعُمْرَةَ وَ اَحْرَمْتُ بِهَا
مُخْلِصًا لِلَّهِ تَعَالٰی) زبان سے دہرائیں اور تلبیہ کہیں۔ تلبیہ کے الفاظ

یہ ہیں (لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
لَبَّيْكَ. إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ) تلبیہ کہتے ہی احرام کی ساری پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔

دعا نیں پڑھتے ہوئے، تلبیہ کہتے ہوئے مسجد حرام میں داخل
ہوں، حجر اسود کے پاس آ کر اس کا استلام کریں اور تلبیہ کہنا بند کر دیں۔
اب طواف شروع کریں اور دعائیں پڑھتے ہوئے، حجر اسود کا استلام
کرتے ہوئے طواف کے سات پھیرے مکمل کریں۔ طواف کے بعد
مقام ابراہیم پر یا جہاں کہیں جگہ ملے دو رکعت واجب الطواف پڑھیں،
ملتزم پر حاضری دیں اور آب زمزم پیئیں، ہر مقام پر مخصوص دعائیں
پڑھتی رہیں۔

اب حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد سعی کے لیے مروہ پہاڑی
پر آ جائیں (یہ جدید مسعی کے اعتبار سے ہے، قدیم مسعی میں صفا سے سعی
شروع کرنے کا حکم تھا۔ اس کی مزید تفصیل صفحہ نمبر ۹۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

اور مروہ سے صفا کے درمیان سعی کے سات پھیرے لگائیں۔ جدید مسعی میں Extansion کی وجہ سے بہتر ہے کہ Basement میں سعی کریں وہ مسعی بالکل صحیح ہے۔ سعی کے بعد تقصیر کرا کے احرام کھول دیں اور مسجد حرام میں آکر دو رکعت نفل ادا کریں۔

بچیوں کے عمرہ کے مسائل

☆ نا سمجھ بچی نے خود احرام باندھایا افعال عمرہ ادا کیے تو عمرہ نہ ہوا، بلکہ اس کا ولی اس کی طرف سے بجالائے، مگر طواف کے بعد کی دو رکعتیں بچی کی طرف سے ولی نہ پڑھے گا۔ اس کے ساتھ باپ اور بھائی دونوں ہوں، تو باپ عمرہ کی ادائیگی کرے۔

☆ سمجھ دار بچی خود افعال عمرہ ادا کرے، اگر بعض باتیں چھوڑے تو اس پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔

☆ نا سمجھ بچی کی طرف سے اس کے ولی نے احرام باندھا اور بچی نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر بھی کچھ لازم نہیں۔

☆ نابالغ بچہ نے عمرہ فاسد کر دیا تو قضا واجب نہیں، اگرچہ سمجھ دار ہو۔

سفر عمرہ سے پہلے

☆ عمرہ بھی ایک اہم عبادت ہے، لہذا اس کی ادائیگی خالص اللہ عزوجل کی رضا جوئی کے لیے ہونی چاہیے، ریاکاری اور نام و نمود سے پاک ہونا چاہیے۔

☆ عمرہ کے لیے روانگی سے پہلے اپنے والدین (اگر شادی شدہ ہوں تو شوہر) سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اگر ان کو آپ کی خدمت کی ضرورت ہے تو ان کی خدمت کو مقدم رکھا جائے۔

☆ قرض، امانتیں اور ان کے علاوہ بندوں کے جو حقوق آپ کے ذمے ہیں، ان کو ادا کریں یا پھر حق دار سے معافی مانگ لیں۔

☆ نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ حقوق اللہ میں اگر کوتاہی ہوئی ہو تو ان کو ادا کیا جائے یا ان کو ادا کرنے کا پختہ ارادہ کیا جائے۔

☆ جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں، ان سے توبہ کر کے آئندہ گناہوں سے

پرہیز کرنے کا عہد کیا جائے۔

- ☆ عمرہ کے تمام اخراجات حلال اور جائز مال سے لیے جائیں۔
- ☆ اہل و عیال کے لیے عمرہ سے واپسی تک کی ضرورت کی تمام چیزوں کا انتظام کر دیا جائے۔
- ☆ روانگی سے پہلے اپنے عزیز واقارب، دوست و احباب سے ملیں اور ان سے اپنی غلطیوں اور دل آزاریوں کو معاف کرائیں۔
- ☆ اپنی وسعت کے مطابق صدقہ و خیرات کریں۔
- ☆ عمرہ کی ادائیگی کا طریقہ، شرط، فرض، واجبات، سنن، آداب و مستحبات اچھی طرح سیکھ لیں، تاکہ عمرہ صحیح طور پر ادا ہو۔
- ☆ عمرہ کے مفسدات، محرمات اور مکروہات بھی اچھی طرح سیکھیں۔

احرام کیسے باندھیں؟

- ☆ جب احرام باندھنے کا ارادہ کریں تو مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مل کر نہائیں، نہ نہاسکیں تو صرف وضو کریں اور با وضو

احرام باندھیں۔

☆ احرام کے لیے غسل کرنے سے پہلے ناخن تراش لیں، بغل اور ناف کے نیچے کے بال بھی دور کر لیں، بلکہ پاخانہ کے مقام کے ارد گرد جو بال ہوتے ہیں، ان کو بھی دور کر لیں۔

☆ عورتوں کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ بدن اور حالت احرام میں پہنے جانے والے کپڑوں پر نیت احرام سے پہلے یا بعد کبھی بھی خوش بونہ لگائیں۔

☆ عورتوں کے لیے احرام کے کوئی خاص کپڑے نہیں ہیں، بلکہ وہ اپنے روزانہ کے کپڑوں میں احرام باندھیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ نئے ہوں، ورنہ صاف ستھرے ہونا ضروری ہے۔

گھر سے روانگی

☆ احرام کے بغیر میقات کے اندر داخل ہونا جائز نہیں، لہذا بہتر یہ ہے کہ گھر ہی سے احرام (نیت کے ساتھ) باندھ لیں، اگر رشتہ دار

وغیرہ ایئر پورٹ پر ہار وغیرہ پہنانا چاہتے ہوں تو احرام کی نیت
ایئر پورٹ کے اندر داخل ہونے کے بعد کریں۔ بلکہ آج کے
حالات کے اعتبار سے یہی مناسب ہے کہ ایمریشن
(Immigration) اور سیکیورٹی چیک (Security
Check) سے فراغت کے بعد ہی نیت عمرہ کریں۔

☆ جس وقت گھر سے روانہ ہوں، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو گھر ہی میں دو

رکعت نفل (بہ نیت سفر) پڑھیں اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اِنْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ
اَعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِي
وَاَنْتَ رَجَائِي. اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي مَا اَهْمَنِي وَمَا لَا
اَهْتَمُّ بِهِ. وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. عَزَّ جَارُكَ وَ
لَا اِلَهَ غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوَى وَاغْفِرْ لِي

ذُنُوبِي وَ وَجَّهْنِي إِلَى الْخَيْرِ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ.

(بیہقی شریف، حدیث: ۱۰۶۰۵)

اگر چاہے تو اس دعا میں اتنا اور اضافہ کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَ کَاِبَةِ
الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکُوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ
وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

(مسلم شریف، حدیث: ۳۳۴۰)

گھر سے نکلتے وقت

☆ دروازے سے باہر نکلتے وقت پہلے دایاں قدم نکالیں۔

☆ دروازے سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ
مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ

يُجْهَلَ عَلَيْنَا. (ترمذی شریف، حدیث: ۳۷۵۵)

☆ گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی، اذا جاء نصر اللہ، چاروں قُلْ مع بسم اللہ، پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ پڑھنا بھی برکت کا باعث ہے۔ یہ پڑھ کر نکلیں گے تو ان شاء اللہ پورے سفر میں آرام سے رہیں گے اور بخیر و عافیت واپس آئیں گے۔

جب عزیزوں سے ملیں

☆ جب اپنے رشتے داروں سے ملیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ.

(ابوداؤد شریف، حدیث: ۲۶۰۳)

ایئرپورٹ پر

☆ اگر گھر پر نہ پڑھی ہوں، تو ایئرپورٹ کے اندر داخل ہونے کے بعد دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھیں، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

پڑھیں، پھر دل میں عمرہ کا ارادہ کر کے یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فِیْسِرْهَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ.
وَ اَعِنِّیْ عَلَیْهَا وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهَا وَ نَوِیْتُ الْعُمْرَةَ وَ
اَحْرَمْتُ بِهَا مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی.

☆ اب دھیمی آواز سے تلبیہ کہیں۔ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ. لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ
لَبَّیْكَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَا شَرِیْكَ لَكَ.

☆ لبیک تین بار کہیں۔ لبیک کہتے وقت، جہاں جہاں وقف کی علامتیں
بنی ہوئی ہیں، وہاں وہاں وقف کریں۔ لبیک کہنے کے بعد درود
شریف پڑھیں، پھر دعا مانگیں۔

☆ اس موقع پر پڑھنے کے لیے ایک دعایہ بھی منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَ النَّارِ۔

(بہار شریعت: ۳۱/۶)

اس موقع پر پڑھنے کی ایک اور دعا یہ بھی وارد ہے:

اَللّٰهُمَّ اَحْرَمْ لَكَ شَعْرِيْ وَ بَشْرِيْ وَ عَظْمِيْ وَ
دَمِيْ مِنَ النَّسَاءِ وَ الطَّيِّبِ وَ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَكَ
عَلَى الْمُحْرَمِ ابْتَغِيْ بِذَلِكَ وَجْهَكَ
الْكَرِيْمَ. لَبَّيْكَ وَ سَعْدِيْكَ. وَ الْخَيْرُ كُلُّهُ
بِيَدِكَ. وَ الرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ.
لَبَّيْكَ ذَا النِّعَمَاءِ وَ الْفَضْلِ الْحَسَنِ. لَبَّيْكَ
مَرْغُوبًا وَ مَرْهُوْبًا اِلَيْكَ. لَبَّيْكَ اِلَهَ الْخَلْقِ.
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَ رِقًّا. لَبَّيْكَ

عَدَدَ التُّرَابِ وَالْحَصَى. لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا
 الْمَعَارِجِ. لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مِنْ عَبْدٍ أَبَقَ إِلَيْكَ.
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَرَّاجَ الْكُرُوبِ. لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
 أَنَا عَبْدُكَ. لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ
 لَبَّيْكَ. اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ وَتَقْبَلْهَا
 مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لَكَ وَ
 اٰمَنُوْا بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعُوْا اَمْرَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ
 وَفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَارْضَيْتَهُمْ
 وَ قَبَلْتَهُمْ. (بہار شریعت، ۳۱/۶)

- ☆ احرام کے لیے کم از کم ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے،
 یہاں تک کہ گونگا ہو تو اس کو چاہیے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔
- ☆ احرام کے لیے نیت شرط ہے، اگر بغیر نیت کے لبیک کہا، احرام نہ

ہوا۔ اسی طرح تنہا نیت بھی کافی نہیں، جب تک لبیک یا اس کی طرح کوئی اور کلمہ (مثلاً سُبْحَنَ اللّٰہِ یَا لِحَمْدُ لِلّٰہِ) نہ کہے۔

☆ احرام کے وقت لبیک کہے تو اس کے ساتھ ہی نیت بھی ہو، نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے کہہ لے تب بھی بہتر ہے۔ مثال کے طور پر لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةِ کہے۔

☆ دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنے کا ارادہ ہے تو دل میں اس کی طرف سے عمرہ کرنے کی نیت کرے اور زبان سے کہے تو اس طرح کہے: لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةِ عَنْ فُلَانٍ (فُلَانِ کی جگہ پر اس کا نام لے)

جو باتیں احرام کی حالت میں حرام ہیں

(جو باتیں احرام کی حالت میں حرام ہیں، ان کے ارتکاب سے دم یا صدقہ وغیرہ کرنا واجب ہوگا، اس کی تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں)

احرام کی حالت میں درج ذیل باتیں حرام ہیں:

- (۱) مجامعت کرنا۔ (۲) شہوت کے ساتھ مرد کو بوسہ لینا۔
- (۳) شہوت کے ساتھ مرد کو چھونا۔ (۴) شہوت کے ساتھ مرد کے
- گلے لگنا۔ (۵) شہوت کے ساتھ مرد کے عضو خاص کی طرف دیکھنا۔
- (۶) جماع وغیرہ جیسے کاموں کا ذکر کرنا۔ (۷) فحش باتیں کرنا۔
- (۸) جو کام احرام کے علاوہ حرام تھے، اب اور سخت حرام ہو گئے۔
- (۹) کسی کے ساتھ دنیوی لڑائی جھگڑا کرنا۔ (۱۰) اپنا یا دوسرے کا
- ناخن تراشنا یا دوسرے سے اپنا ناخن ترشوانا۔ (۱۱) سر سے پیر تک کہیں
- سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔ (۱۲، ۱۳) چہرے کو کسی کپڑے وغیرہ
- سے چھپانا۔ (۱۴) ایسا برقع پہننا جس میں چہرا چھپا ہو۔
- (۱۵، ۱۶، ۱۷) بالوں یا بدن یا کپڑوں میں خوشبو لگانا۔ (۱۸) کسی قسم کی
- خوشبو سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا، جب کہ ابھی ان میں خوشبو باقی
- ہو۔ (۱۹) خالص خوشبو (مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ،
- الاجچی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ) کھانا۔ (۲۰) آنچل میں ایسی خوشبو

باندھنا جس سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔ (۲۱) سر کو کسی خوشبودار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مرجائیں۔ (۲۲) وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا۔ (۲۳، ۲۴) زیتون یا تل کا تیل اگر چہ بے خوشبو ہو، بالوں یا بدن میں لگانا۔ (۲۵) کسی کا سر مونڈنا اگر چہ اس کا احرام نہ ہو۔ (۲۶) جوں مارنا۔ (۲۷) جوں پھینکنا۔ (۲۸) کسی کو جوں مارنے کا اشارہ کرنا۔ (۲۹) جوں مارنے کے لیے کپڑا دھونا۔ (۳۰) جوں مارنے کے لیے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا۔ (۳۱) بالوں میں جوں مارنے کے لیے کوئی دوا ڈالنا۔ (غرض کسی طور پر جوں مارنا)

جو باتیں احرام کی حالت میں مکروہ ہیں

(جو باتیں احرام کی حالت میں مکروہ ہیں، ان کے ارتکاب سے بعض اوقات صدقہ وغیرہ واجب ہوتا ہے، اس کی تفصیل بھی آگے موجود ہے) احرام کی حالت میں درج ذیل باتیں مکروہ ہیں:

(۱) بدن کا میل چھڑانا۔ (۲) بال یا بدن صابون وغیرہ بغیر خوشبودار

چیز سے دھونا۔ (۳) کنگھی کرنا۔ (۴) اس طرح کھانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو۔ (۵) ایسا کپڑا پہننا جس کو خوشبو کی دھونی دی گئی اور اس سے ابھی تک خوشبو آ رہی ہو۔ (۶) جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا، اگرچہ خوشبودار پھل یا پتا ہو، جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر دان وغیرہ۔ (۷) عطر کی دکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ روشن ہوگا۔ (۸) منہ پر پٹی باندھنا۔ (۹) کعبہ شریف کے غلاف کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف منہ سے لگے۔ (۱۰) ناک وغیرہ چہرے کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا۔ (۱۱) کوئی ایسی چیز کھانا، پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو، نہ اس کی بوزائل ہوئی ہو۔ (۱۲) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔ (۱۳) مہکتی خوشبو کو ہاتھ سے چھونا، جب کہ ہاتھ میں نہ لگے، ورنہ حرام ہے۔ (۱۴) بغیر عذر بدن پر پٹی باندھنا۔ (۱۵) سنگار کرنا۔

جو باتیں احرام کی حالت میں جائز ہیں

احرام کی حالت میں درج ذیل باتیں جائز ہیں:

- (۱) لیٹ کر اپنے اوپر قبا، کرتا، وغیرہ اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھپے۔ (۲) قبا، کرتا، پاجامہ کو تہبند کی طرح باندھ لینا۔ (۳، ۴) ہمیانی یا ہتھیار باندھنا۔ (۵) بے میل چھڑائے نہانا۔ (۶) پانی میں غوطہ لگانا۔ (۷) کپڑے دھونا، جب کہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو۔
- (۸) مسواک کرنا۔ (۹) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔ (۱۰) چھتری لگانا۔ (۱۱) انگوٹھی پہننا۔ (۱۲) بغیر خوشبو والا سرمہ لگانا۔ (۱۳) داڑھ اکھاڑنا۔ (۱۴) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا۔ (۱۵) ذنبل یا پھنسی توڑ دینا۔ (۱۶) ختنہ کرنا۔ (۱۷) فصہ کروانا۔ (۱۸) آنکھ میں جو بال نکلے، اسے جدا کر دینا۔ (۱۹) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھانا کہ بال نہ ٹوٹے۔ (۲۰-۲۴) پالتو جانور، اونٹ، گائے، بکری، مرغی وغیرہ ذبح کرنا، پکانا، کھانا، ان کا دودھ دوہنا، ان کے انڈے توڑنا اور بھوننا۔

(۲۵) کھانے کے لیے مچھلی کا شکار کرنا۔ (۲۶) دوا کے لیے کسی دریائی جانور کا مارنا۔ (شکار اگر دوا یا غذا کے لیے نہ ہو، محض تفریح کے لیے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے، تو دریایا جنگل ہر جگہ کا شکار خود ہی سخت حرام ہے، احرام میں اور زیادہ سخت۔ (۲۷، ۲۸) حرم کے باہر کی گھاس اکھاڑنا یا درخت کا ٹنا۔ (۲۹-۳۹) چیل، کوا، چوہا، گرگٹ، چھپکلی، سانپ، بچھو، کھٹل، مچھر، پتو، مکھی وغیرہ خبیث اور موزی جانوروں کو مارنا، اگرچہ حرم میں ہو۔ (۴۰) منہ کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔ (۴۱، ۴۲) سریا گال کے نیچے تکیہ رکھنا۔ (۴۳، ۴۴) سریا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔ (۴۵) کپڑے سے کان چھپانا۔ (۴۶) سر پر سینی یا بوری اٹھانا۔ (۴۷، ۴۸) جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں، اگرچہ خوشبو دیں یا بے پکائے جس میں کوئی خوشبو ڈالی اور وہ بو نہیں دیتی، اس کا کھانا یا پینا۔ (۴۹) گھی، چربی، سرسوں کا تیل، ناریل کا تیل، بادام کا تیل، کدو کا تیل بالوں میں یا بدن

پر لگانا۔ (۵۰) خوشبو سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا جب کہ ان میں خوشبو باقی نہ ہو۔ (۵۱) دین کے لیے جھگڑنا، بلکہ ضرورت کے مطابق فرض اور واجب ہے۔ (۵۲) بے سِلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا۔ (۵۳) آئینہ دیکھنا۔ (۵۴) ایسی خوشبو کا چھونا جس میں اس وقت مہک نہ ہو۔ (۵۵) ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس میں اس وقت مہک نہ ہو۔ (۵۶) نکاح کرنا۔

عورتوں کے لیے احرام کے خاص مسائل

☆ عورت سر چھپا سکتی ہے۔

☆ عورت اپنا چہرہ نہیں چھپا سکتی ہے، اگر غیر محرم کے سامنے چھپانا چاہے تو کپڑا وغیرہ کوئی چیز بہ طور آڑ چہرے کے سامنے اس طرح کر دے کہ وہ چہرے سے مَس نہ ہو، بلکہ کچھ الگ رہے۔ آج کل Cap کا استعمال بھی کیا جاتا ہے جس سے چہرے پر کپڑا نہیں لگتا جائز ہے۔

- ☆ عورت اپنے سر پر سامان اٹھا سکتی ہے۔
- ☆ عورت گوند وغیرہ سے اپنے بال جما سکتی ہے۔
- ☆ عورت سر وغیرہ پر پٹی باندھ سکتی ہے۔
- ☆ عورت اپنے بازو پر سلی ہوئی تعویذ بھی باندھ سکتی ہے۔
- ☆ عورت گلے میں سلی ہوئی تعویذ لٹکا سکتی ہے۔
- ☆ عورت اس طرح بھی غلاف کعبہ کے اندر داخل ہو سکتی ہے کہ غلاف کعبہ سر پر ہے، مگر منہ پر نہیں آنا چاہیے۔
- ☆ عورت دستاں پہن سکتی ہے۔
- ☆ عورت موزے پہن سکتی ہے۔
- ☆ عورت سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے۔
- ☆ عورت صرف اتنی آواز سے تلبیہ کہے کہ فقط خود سن سکے۔

جب ہوائی جہاز پر سوار ہوں

☆ جب ہوائی جہاز پر سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا
هَذَا وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ .

(مسلم شریف، حدیث: ۳۳۳۹)

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
التَّرَدِّیِّ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَرِیْقِ .

(نسائی شریف، حدیث: ۵۵۵۰)

☆ راستہ بھر تلاوت قرآن، درود شریف، توبہ و استغفار اور تبلیہ کی
کثرت کرتے ہوئے چلیں۔

☆ سفر میں نماز ہر گز قضا نہ ہو، اس کا بھرپور خیال رکھیں۔

☆ فضول باتوں سے پرہیز کریں کہ اس کی وجہ سے عمرہ کی برکتوں سے محرومی ہو سکتی ہے۔

☆ اگر کسی سے کوئی زیادتی ہو جائے تو اس کو آپ معاف کریں۔

☆ ہوائی جہاز میں ملنے والے ٹیٹھو پیپرس (Tissue Papers) میں عام طور پر خوشبو لگی ہوتی ہے، احرام کی حالت میں اس کے استعمال سے پرہیز کریں۔

☆ ہوائی جہاز میں گوشت سے بنی ہوئی کھانے کی چیزوں سے (چو) کہ غیر متحقق ہوتی ہیں) پرہیز کریں۔

مکہ شریف میں داخلہ

☆ جدہ سے مکہ شریف جاتے ہوئے راستے میں مقام بحرہ سے دو ستون نظر آتے ہیں، یہاں سے حرم کی حد شروع ہو جاتی ہے۔

☆ جب حرم سے قریب ہو جائیں تو نہایت ہی خشوع اور خضوع کے ساتھ سر جھکائے ہوئے تلبیہ اور درود شریف کی کثرت کریں۔

☆ جب مکہ شریف سے قریب ہو جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِهَا قَرَارًا وَّ ارْزُقْنِیْ فِیْهَا

رِزْقًا حَلَالًا. (بہار شریعت، ۶/۳۸)

☆ جب مکہ شریف میں داخل ہونے لگیں تب یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ

جِئْتُکَ هَارِبًا مِّنْکَ اِلَیْکَ لَا وِدَّیْ

فَرَأِیْضُکَ. اَطْلُبْ رَحْمَتَکَ وَالتَّمِسْ

رِضْوَانَکَ. اَسْأَلُکَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّیْنَ

اِلَیْکَ وَالْخَائِفِیْنَ عُقُوْبَتَکَ. اَسْأَلُکَ اَنْ

تُقَبِّلَنِیْ الْیَوْمَ بِعَفْوِکَ وَتُدْخِلَنِیْ فِی رَحْمَتِکَ

وَتَتَجَاوَزَ عَنِّیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَتُعِیْنَنِیْ عَلٰی اَدَاءِ

فَرَائِضِکَ. اَللّٰهُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِکَ وَافْتَحْ

لِيْ أَبْوَابِ رَحْمَتِكَ وَأَدْخِلْنِيْ فِيْهَا وَاعْزِنِيْ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

(بہار شریعت، ۶/۳۸)

☆ قیام گاہ پر اپنے سامان رکھیں، ہو سکے تو غسل کریں ورنہ وضو کر کے
حرم شریف کی طرف روانہ ہو جائیں، راستہ بھر دھیمی آواز سے تلبیہ
پڑھتی رہیں۔

☆ مسجد حرام میں داخلہ کے لیے بہتر یہ ہے کہ باب السلام سے داخل
ہوں، لیکن اب یہ دروازہ بند رہتا ہے، لہذا جو دروازہ بھی حرم میں
داخل ہونے کے لیے آسان ہو اس سے داخل ہوں اور داخل
ہوتے وقت نگاہیں نیچی رکھیں۔

☆ مسجد حرام میں دایاں قدم رکھتے ہوئے داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ

اَدْخِلْنِي فِيْهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ
هَذَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
رَسُوْلِكَ وَ اَنْ تَرْحَمَنِيْ وَ تُقِيْلَ عَثْرَتِيْ وَ تَغْفِرَ
ذُنُوْبِيْ وَ تَضَعَ عَنِّيْ وَزْرِيْ.

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ۴/۲۸۷)

رویت کعبہ

☆ اب حرم شریف میں چند قدم چلتے ہی آپ کی نگاہوں کے سامنے
کعبہ شریف ہوگا، کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑتے ہی جو بھی دعا
کریں، قبول ہوگی۔

☆ بہتر یہ ہے کہ جب کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑے، درود شریف
پڑھیں، پھر یہ دعا کریں ”موالیٰ میں جب بھی، جہاں بھی جو بھی
جائز دعائیں کروں، تو اپنی بارگاہ میں میری دعا کو قبول فرما اور مجھے
بے حساب جنت میں داخل فرما“۔

☆ جب کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑے تو تین بار ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
اللَّهُ أَكْبَرُ“ اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگنا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا
بِالسَّلَامِ. اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هَذَا تَعْظِيْمًا
وَتَشْرِيفًا وَتَكْرِیْمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مِنْ شَرَفِهِ
وَعَظَمِهِ وَكَرَمِهِ مِمَّنْ اَعْتَمَرَهُ تَشْرِیْفًا وَتَعْظِيْمًا
وَبِرًّا. اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الدَّيْنِ
وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِيقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق ۴/۲۸۷)

☆ تھوڑی دیر اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور اپنے خاتمہ بالخیر کی
دعا کریں، پھر لبیک پڑھتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف بڑھیں۔

طواف سے پہلے

☆ حجرِ اسود سے قریب کعبہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑی ہوں کہ پورا حجرِ اسود دائیں طرف رہے۔

☆ اب دل میں طواف کی نیت کریں اور زبان سے یہ الفاظ دہرائیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ
فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ.

☆ طواف کی نیت کرتے ہی تلبیہ کہنا بند کر دیں۔

☆ دورانِ طواف اس دعا کی کثرت کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. رَبَّنَا

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

رُکنِ یمانی پر ستر ہزار فرشتے مَوکَل ہیں، جو کوئی یہ دعا پڑھتا ہے، اس کے لیے وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔

☆ جس قدر زیادہ ہو سکے طواف کے دوران یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۝

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی سات پھرے طواف کرے اور یہ دعا پڑھتا رہے، اُس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے، دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے اور جو طواف میں یہی کلام پڑھے، وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔

☆ اب کعبہ کی طرف چہرہ کیے ہوئے ہی کچھ دائیں طرف ہٹ کر حجرِ اسود کے بالکل سامنے کھڑی ہو جائیں اور کانوں تک اس طرح ہاتھ اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ.

(فتاویٰ رضویہ: ۸۱۲/۱۰)

استلام کیسے کریں؟

☆ اس کے بعد حجرِ اسود کا استلام کریں، یعنی حجرِ اسود پر اپنی دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں اپنے ہونٹ رکھ کر تین مرتبہ اس طرح بوسہ دیں کہ آواز پیدا نہ ہو۔ اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ دیں، بلکہ ہاتھ یا چھڑی سے حجرِ اسود کو چھو کر ہاتھوں یا چھڑی کو چوم لیں، یہ سارے احکام اس صورت میں ہیں، جب کہ آپ کے جسم کے کسی مرد سے مس ہونے کا خوف نہ ہو، ورنہ دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

☆ حجرِ اسود کا استلام کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي وَ طَهِّرْ لِي قَلْبِي وَ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَ

يَسِّرْ لِي أَمْرِي وَ عَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ.

(بہار شریعت: ۶/۴۶)

طواف کا پہلا چکر

☆ حجر اسود کے سامنے سے اس طرح طواف شروع کریں کہ خانہ کعبہ آپ کی بائیں جانب ہو اور کعبہ شریف سے آپ کم از کم تین ہاتھ کی دوری پر ہوں۔

☆ اب بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے طواف کے پہلے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ طواف کے پہلے چکر میں طواف شروع کرنے سے لے کر رکن یمانی تک پہنچنے تک یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

الْعَظِيمِ. وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ.
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا
 بِكَ وَ تَصَدِيقًا بِكَلِمَاتِكَ وَ وِفَاءً بِعَهْدِكَ
 وَ اتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ
 مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ
 الدَّائِمَةَ فِى الدِّينِ وَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ. وَ الْفَوْزَ
 بِالْجَنَّةِ وَ النِّجَاةَ مِنَ النَّارِ.

(طریقہ حج و عمرہ، ص: ۳۶)

☆ رکنِ یمانی سے لے کر حجرِ اسود تک پہنچنے تک یہ دعا پڑھیں:
 رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً
 وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. (بہار شریعت: ۶/۴۷)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ دیں، بلکہ ہاتھ یا چھڑی سے حجرِ اسود کو چھو کر ہاتھوں یا چھڑی کو چوم لیں، ایسا اس وقت کریں، جب کہ آپ کے جسم کے کسی مرد سے مس ہونے کا خوف نہ ہو، ورنہ دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

طواف کا دوسرا چکر

☆ اب طواف کے دوسرے چکر کا آغاز کریں اور بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے دوسرے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ دوسرے چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی تک یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ

وَالْأَمَنَ أَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ. وَ أَنَا عَبْدُكَ
وَأَبْنُ عَبْدِكَ. وَ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ
النَّارِ فَحَرِّمْ لِحُومَنَا وَ بَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ. اَللّٰهُمَّ
حَبِّبِ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَ زَيْنَهُ فِى قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهِ اِلَيْنَا
الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ وَ اجْعَلْنَا مِنْ
الرَّاشِدِيْنَ. اَللّٰهُمَّ قِنِّىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
عِبَادَكَ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

(طریقہ حج و عمرہ، ص: ۳۸)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اَتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ.

يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ. يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

(طریقہ حج و عمرہ، ص: ۳۸)

☆ اب حجر اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ دیں، بلکہ ہاتھ یا چھڑی سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھوں یا چھڑی کو چوم لیں، جب کہ آپ کے جسم کے کسی مرد سے مس ہونے کا خوف نہ ہو، ورنہ دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

طواف کا تیسرا چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے تیسرے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ تیسرے چکر میں حجر اسود سے رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ
وَالشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوءِ

الْمُنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ.
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ
 بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
 بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
 الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. (طریقہ حج و عمرہ، ص: ۳۹)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:
 رَبَّنَا اتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
 وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَادْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ.
 يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ. يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

(طریقہ حج و عمرہ، ص: ۴۰)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ
 سے ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ دیں، بلکہ ہاتھ یا

چھڑی سے حجرِ اسود کو چھو کر ہاتھوں یا چھڑی کو چوم لیں، اس کی اجازت اس وقت ہے جب کہ آپ کے جسم کے کسی مرد سے مس ہونے کا اندیشہ نہ ہو، ورنہ دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

طواف کا چوتھا چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے چوتھے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ چوتھے چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عُمْرَةً مَّقْبُولَةً وَ سَعِيًّا مَّشْكُورًا وَ
ذَنْبًا مَّغْفُورًا وَ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُولًا وَ تِجَارَةً لَّنْ
تَبُورَ . يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُورِ . اَخْرِجْنِي يَا اَللّٰهُ
مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ
السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَ
الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ. رَبِّ قِنْنِي بِمَا
رَزَقْتَنِي وَ بَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَنِي وَ اخْلُفْ
عَلَيَّ كُلَّ نَائِبَةٍ لِي مِنْكَ بِخَيْرٍ. (طریقہ حج و عمرہ)

☆ رکن یمانی سے حجر اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ.
یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

(طریقہ حج و عمرہ، ص: ۴۱)

☆ اب حجر اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ

سے ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ دیں، بلکہ ہاتھ یا چھڑی سے حجرِ اسود کو چھو کر ہاتھوں یا چھڑی کو چوم لیں، جب کہ آپ کے جسم کے کسی مرد سے مس ہونے کا خوف نہ ہو، ورنہ دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

طواف کا پانچواں چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے پانچویں چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ پانچویں چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَظْلِنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ
اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَ لَا بَاقِيْ اِلَّا وَ جْهُكَ . وَ
اَسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْئَةً مَّرِیْئَةً لَا

نَظْمًا بَعْدَهَا أَبَدًا. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ. وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
اَسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ
وَ نَعِیْمَهَا وَ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ
عَمَلٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا
مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ.

(طریقہ حج و عمرہ، ص: ۴۱-۴۲)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَادْخُلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ.
يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ. يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

(طریقہ حج و عمرہ، ص: ۴۲)

☆ اب حجر اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ دیں، بلکہ ہاتھ یا چھڑی سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھوں یا چھڑی کو چوم لیں، جب کہ آپ کے جسم کے کسی مرد سے مس ہونے کا خوف نہ ہو، ورنہ دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

طواف کا چھٹا چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے چھٹے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ چھٹے چکر میں حجر اسود سے رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلٰی حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فَيَمَّا بَيْنِيْ وَ
 بَيْنَكَ وَ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فَيَمَّا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ .
 اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاعْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ
 لِخَلْقِكَ فَتَحْمَلْهُ عَنِّيْ وَ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ
 حَرَامِكَ وَ بِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَ
 بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَّاسِعَ الْمَغْفِرَةِ .
 اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَ وَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَ
 اَنْتَ يَا اَللهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ
 الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ . (طريقۂ حج و عمرہ، ص: ۴۳)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَادْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ.
يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ. يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

(طریقہ حج و عمرہ، ص: ۴۴)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ دیں، بلکہ ہاتھ یا چھڑی سے حجرِ اسود کو چھو کر ہاتھوں یا چھڑی کو چوم لیں، جب کہ آپ کے جسم کے کسی مرد سے مس ہونے کا خوف نہ ہو، ورنہ دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

طواف کا ساتواں چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے ساتویں چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ ساتویں چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَ یَقِیْنًا صَادِقًا
وَّ رِزْقًا وَاسِعًا وَ قَلْبًا خَاشِعًا وَ لِسَانًا ذَاکِرًا وَ
رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَ تَوْبَةً قَبْلَ
الْمَوْتِ وَ رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَ رَحْمَةً
بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَ الْفَوْزَ
بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا
غَفَّارُ. رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ.

(طریقہ حج و عمرہ، ص: ۴۴-۴۵)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اَتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ.

يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ. يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

(طریقہ حج و عمرہ، ص: ۴۵)

☆ اب حجر اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ دیں، بلکہ ہاتھ یا چھڑی سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھوں یا چھڑی کو چوم لیں، جب کہ آپ کے جسم کے کسی مرد سے مس ہونے کا خوف نہ ہو، ورنہ دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

☆ اب آپ کا طواف مکمل ہو گیا۔

☆ مخصوص مقامات پر جو دعائیں پڑھنے کے لیے کتابوں میں لکھی جاتی ہیں، اگر کوئی خاتون پڑھی لکھی نہ ہوں، یا کسی اور وجہ سے وہ مخصوص دعائیں نہیں پڑھ سکتیں، تو درود شریف پڑھیں، استغفار کریں یا پھر اپنی زبان میں، اپنے الفاظ میں جو دعائیں چاہیں مانگیں۔

طواف کے مسائل

- ☆ طواف میں نیت فرض ہے، بغیر نیت کے طواف نہیں۔
- ☆ یہ ضروری نہیں کہ نیت میں طواف کی تعیین کرے، بلکہ مطلق طواف کی نیت سے طواف ادا ہو جائے گا۔
- ☆ طواف کا جو طریقہ متعین ہے، اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا، مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا تو اس طواف کا اعادہ کرے۔
- ☆ اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دم واجب ہے۔
- ☆ حطیم کے باہر سے طواف کریں، اگر حطیم کے اندر سے طواف کیا گیا، تو طواف کا اعادہ ضروری ہے، اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم واجب ہوگا۔
- ☆ طواف عمرہ کے پھیروں میں شک واقع ہوا کہ کتنے ہوئے تو شروع سے طواف کرنا بہتر ہے۔
- ☆ اگر ایک عادل نے کہا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اس کے قول پر عمل

کر لینا بہتر ہے، اگر دو عادلوں نے بتایا تو ان کے کہے پر ضرور عمل کریں۔

☆ نفل طواف کے پھیروں میں اگر شک ہو تو غالب گمان پر عمل کریں۔

☆ کعبہ کا طواف مسجد کے اندر سے ہوگا، مسجد کے باہر سے اگر طواف کیا گیا تو طواف نہ ہوگا۔

☆ کسی نے مریض کو طواف کرایا، اگر ساتھ میں اپنے طواف کی نیت بھی کر لی تو دونوں کے طواف ہو گئے۔

☆ کوئی عورت طواف کرتے کرتے فرض نماز پڑھنے یا نیا وضو کرنے کے لیے چلی گئی، تو واپس آ کر وہیں سے طواف شروع کرے جہاں سے چھوڑی تھی، نئے سرے سے طواف کرنا ضروری نہیں، لیکن اگر اس نے شروع سے دوبارہ طواف کیا تو پہلے طواف کو مکمل کرنے کی ضرورت نہیں۔

جو باتیں طواف میں حرام ہیں

طواف میں درج ذیل باتیں حرام ہیں، اگرچہ طواف نفل ہو:

- (۱) بے وضو طواف کرنا۔
- (۲) کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے، اس کا چوتھائی حصہ کھلا ہونا۔
(مثلاً عورت کا کان یا کلائی)
- (۳) بلا عذر سواری پر یا کسی کے کاندھوں پر طواف کرنا۔
- (۴) بلا عذر بیٹھ کر سر کنایا گھٹنوں کے بل چلنا۔
- (۵) الٹا طواف کرنا، یعنی اس طرح کہ کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو۔
- (۶) طواف میں حطیم کے اندر سے ہو کر گزرنا۔
- (۷) سات پھیروں سے کم کرنا۔

جو باتیں طواف میں مکروہ ہیں

درج ذیل باتیں طواف میں مکروہ ہیں:

- (۱) طواف کرتے وقت فضول باتیں کرنا۔

- (۲) طواف کرتے وقت کوئی چیز بیچنا۔
- (۳) طواف کرتے وقت کوئی چیز خریدنا۔
- (۴) حمد، نعت اور منقبت کے علاوہ کوئی شعر پڑھنا۔
- (۵) ذکر یا دعایا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا۔
- (۶) ناپاک کپڑے میں طواف کرنا۔
- (۷) جس جگہ سنگ اسود کا بوسہ لینے کا حکم ہے، بلا عذر وہاں بوسہ نہ لینا۔
- (۸) طواف کے پھیروں میں فصل کرنا۔ اس طرح کہ کچھ پھیرے کرنے کے بعد (بلا عذر) ٹھہر جائے یا اور کسی کام میں لگ جائے۔
- (۹) ایک طواف کی نماز پڑھنے سے پہلے دوسرا طواف شروع کر دینا۔ مگر جب مکروہ وقت ہو تو اس میں کئی طواف نماز کی فصل کے بغیر جائز ہیں، جب مکروہ وقت نکل جائے تو ہر طواف کے لیے دو دو رکعتیں ادا کرنی ہوں گی۔ اگر کسی نے بھول کر ایک طواف کے بعد نماز پڑھے بغیر دوسرا طواف شروع کر دیا تو اگر دوسرے طواف

کا ایک پھیرا پورا کرنے سے پہلے یاد آ گیا تو طواف چھوڑ کر نماز پڑھے، اگر ایک پھیرا پورا کر لیا تو اس طواف کو پورا کر کے پھر دونوں طوافوں کے لیے الگ الگ دو دور کعتیں پڑھے۔

(۱۰) طواف میں کچھ کھانا۔

(۱۱) پیشاب، پاخانہ یا ریح کے تقاضے کے وقت طواف کرنا۔

نماز طواف

اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتا ہے: **وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّی**۔ (سورۃ بقرہ، آیت: ۱۲۵) اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (کنز الایمان)

طواف کے بعد مقام ابراہیم پر آئیں، اگر جگہ ملے تو ایسی جگہ کھڑی ہو کر دو رکعت نماز پڑھیں کہ آپ کے اور کعبہ شریف کے بیچ مقام ابراہیم ہو، اگر جگہ نہ مل سکے تو پھر مسجد حرام میں جہاں چاہیں، یہ نماز پڑھ لیں، لیکن بہتر ہے کہ مقام ابراہیم کے مقابل میں پڑھیں۔

یہ نماز ہر طواف کے بعد واجب ہے۔ پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھیں۔ اگر کراہت و ممانعت کا وقت (یعنی صبح صادق طلوع ہونے سے آفتاب کے بلند ہونے تک، دوپہر میں زوال سے پہلے، عصر کی نماز فرض پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک) ہو، تو وہ وقت نکل جانے کے بعد پڑھیں۔

☆ سنت یہ ہے کہ مکروہ وقت نہ ہو تو طواف کے فوراً بعد یہ نماز پڑھیں، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے فوراً نہ پڑھ سکیں، تو کچھ دیر کے بعد بھی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اس وقت بھی ادا ہی ہوگی، قضا نہیں، لیکن بلا وجہ تاخیر کرنا درست نہیں۔

☆ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہے، اس طواف کے فوراً بعد نماز طواف پڑھیں، پھر ملتزم سے لپٹیں اور جس طواف کے بعد سعی نہیں اس طواف کے بعد پہلے ملتزم سے لپٹیں، پھر مقامِ ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھیں۔

☆ نمازِ طواف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ فَاَقْبَلْ
مَعْدِرَتِيْ وَ تَعْلَمْ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُوَالِيْ وَ تَعْلَمْ
مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاسِّرُ قَلْبِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى
اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ رِضًا مِّنَ
الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.
اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ. تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَ
الْحَقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ. اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا
هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَ لَا حَاجَةً
اِلَّا قَضَيْتَهَا وَ يَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَ اشرح

صُدُّورَنَا وَنَوِّرْ قُلُوبَنَا وَ اخْتِمُ بِالصَّالِحَاتِ
اَعْمَالَنَا. اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحِقْنَا

بِالصَّالِحِيْنَ. (احکام حج و عمرہ، ص: ۹۶-۹۷)

ملتزم پر حاضری میں چوں کہ رش ہوتا ہے اس لیے دور ہی سے یہ دعا
کر لیں۔

(۱) يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّي نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ.

(بہار شریعت: ۵۰۶)

(۲) يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ

رِقَابَ الْاَبَائِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ.

يَا ذَا الْجُودِ وَ الْكَرَمِ وَ الْفَضْلِ وَ الْمَنِّ وَ الْعَطَاءِ وَ

الْاِحْسَانِ. اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْاُمُوْر كُلِّهَا وَ

اَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفْ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ
بَاعْتَابِكَ مُتَدَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُو رَحْمَتَكَ وَ
اَخْشٰی عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ.
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ، وَ تَضَعَ
وِزْرِیْ وَ تُصْلِحَ اَمْرِیْ وَ تُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَ تُنَوِّرَ لِیْ فِیْ
قَبْرِیْ وَ تَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ. اٰمِیْن. (بہار شریعت: ۵۰/۶-۵۱)

زمزم پر حاضری

☆ طواف، نماز طواف اور ملتزم کی دعا کے بعد زمزم شریف کے نل پر جا کر خوب پیٹ بھر کر پانی پینا مستحب ہے۔

☆ زمزم کا پانی کھڑی ہو کر، قبلہ کی طرف منہ کر کے بسم اللہ پڑھ کر تین

سانسوں میں پئیں اور پینے کے بعد الحمد للہ کہیں۔

☆ پینے کے بعد جو پانی گلاس وغیرہ میں بچ جائے، اسے چہرے اور بدن پر مل لیں۔

☆ آب زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ
عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ.

(درمنثور: ۳۴/۵)

☆ آب زمزم پینے کے بعد ایک مرتبہ اور حجر اسود کا استلام کریں۔

مسجد حرام سے نکلنا

☆ طواف اور آب زمزم پینے کے بعد ایک مرتبہ اور حجر اسود کا استلام کریں۔

☆ استلام کے بعد صفا پہاڑی کی طرف روانہ ہو جائیں۔

☆ باب الصفا سے نکلتے ہوئے صفا پہاڑی پر آئیں۔ (کسی اور

دروازے سے بھی نکل سکتی ہیں)۔

سعی کیسے کریں؟

☆ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا. (سورہ بقرہ، آیت: ۱۵۸) بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں، تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے۔ (کنز الایمان)

☆ جب صفا پہاڑی سے قریب ہو جائیں تو یہ پڑھیں:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ. (طریقہ حج و عمرہ، ص: ۵۶)

☆ اب صفا پہاڑی پر چڑھیں اور کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے کھڑی ہو جائیں۔

☆ سُبْحَنَ اللَّهِ، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ، اَللَّهُ اَكْبَرُ اور درود شریف وغیرہ

پڑھیں۔

☆ یہ مقام دعا کی قبولیت کا ہے، یہاں پر بالکل خشوع کے ساتھ اپنے لیے، اپنے اہل و عیال کے لیے، سب مسلمانوں کے لیے اور اپنے خاتمہ بالخیر کے لیے دعا مانگیں۔

☆ اس مقام پر نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گڑگڑا کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى
مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰى مَا اَلْهَمَّنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ
مَا كُنَّا لِنَهْتَدٰی لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ. لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَ حُدَّهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ. لَهٗ الْمُلْكُ وَ لَهٗ

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ
 بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَصَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَ
 أَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ
 كَرِهَ الْكَافِرُونَ. فَسُبْحَنَ اللَّهُ حِينَ تُمْسُونَ وَ
 حِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَ
 الْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ. يُخْرِجُ الْحَيَّ
 مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي
 الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ.
 اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَسْئَلُكَ اَنْ لَا

تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى تَوْفَّانِي وَ أَنَا مُسْلِمٌ. سُبْحَنَ
 اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَ
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. اَللّٰهُمَّ
 اَحْيِنِيْ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
 تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَوْفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِ وَ اَعِزَّنِيْ
 مِنْ مُّضَلَّاتِ الْفِتَنِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ
 يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُوْلَكَ وَ اَنْبِيَآئَكَ وَ
 مَلَائِكَتَكَ وَ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ. اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ
 لِي الْيُسْرٰى وَ جَنِّبْنِي الْعُسْرٰى. اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ
 عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَوْفَّنِيْ مُسْلِمًا وَ اَلْحَقْنِيْ

بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَ
 اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا
 نَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَقَلْبًا خَاشِعًا. وَ
 نَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ يَقِيْنًا صَادِقًا وَ دِيْنًا
 قِيَمًا. وَ نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ.
 وَ نَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ. وَ نَسْئَلُكَ الْغِنَى
 عَنِ النَّاسِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ عَدَدَ
 خَلْقِكَ وَ رِضَا نَفْسِكَ وَ زِيْنَةِ عَرْشِكَ
 وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَ
 غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُونَ. (بہار شریعت: ۵۲/۶-۵۳)

☆ اب دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے نیت کے یہ الفاظ
دہرائیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
فَیْسِرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا ارادہ
رکھتی ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما اور میری طرف سے
اسے قبول فرما۔ (بہار شریعت: ۶/۵۳)

☆ اب صفا سے مروہ کی طرف چلیں اور سعی کے ہر پھیرے میں یہ دعا
پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ
تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ. اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ عُمْرَةً مَّقْبُولَةً وَ سَعِيًّا مَّشْكُورًا وَ ذَنْبًا

مَغْفُورًا. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ. يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ. وَتُبْ عَلَيْنَا
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. رَبَّنَا اَتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(بہار شریعت: ۶/۵۳-۵۴)

☆ ایک اور مختصر دعا یہاں پر منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ.

☆ پوری سعی میں عام رفتار پر چلیں اور چوتھا کلمہ بار بار پڑھیں۔ چوتھا کلمہ یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا

يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(بہار شریعت: ۵۴/۶)

☆ جب مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس کی اونچائی پر چڑھ کر قبلہ کی طرف
رُخ کر کے کھڑی ہو جائیں۔

☆ صفا کی طرح یہاں بھی سُبْحَنَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَكْبَرُ اور
درود شریف وغیرہ پڑھیں۔

☆ جس طرح صفا پر دعائیں مانگی تھیں اسی طرح یہاں بھی ہاتھ اٹھا کر
دعائیں مانگیں۔

☆ اب سعی کا ایک پھیر مکمل ہو گیا۔

☆ جس طرح صفا سے مروہ کی طرف درود شریف پڑھتی ہوئی، ذکرِ الہی
کرتی ہوئی اور دعا پڑھتی ہوئی آئی تھیں، اسی طرح مروہ سے صفا کی
طرف بھی درود شریف اور ذکر و دعا پڑھتی ہوئی جائیں۔

☆ صفا پر پہنچ کر پہلے ہی کی طرح قبلہ رخ کھڑی ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا

کر تسبیح، تکبیر، حمد و ثناء، درود پاک اور دعائیں پڑھیں۔

☆ اب سعی کا دوسرا پھیر اپورا ہو گیا۔

☆ اسی طرح سعی کے سات پھیرے مکمل کریں۔

☆ ساتواں پھیر امروہ پر ختم ہو گا۔

☆ ۲۰۰۸ء میں سعودی حکومت نے مسعی کی توسیع کی ہے، جس کی وجہ

سے صفا سے مروہ جانے والا راستہ نبوی مسعی سے خارج ہو گیا ہے،

لہذا مروہ کی طرف سے جو لوگ آتے ہیں اسی میں سے آپ صفا

سے مروہ کی طرف بڑھیں ورنہ Basemant میں سعی کریں کہ

وہاں کا مسعی بالکل صحیح ہے۔

☆ صفا اور مروہ کی سعی کے بعد مسجد حرام میں آکر مٹاف کے نزدیک دو

رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔

سعی کے مسائل

- ☆ طواف کے فوراً بعد سعی اور طواف سعی کے درمیان حجر اسود کا استلام کرنا ہے، اگر بلا عذر تاخیر ہوئی، تو خلاف سنت اور مکروہ ہے۔
- ☆ ذکر و رود میں مشغول، صفا پر اتنا چڑھیں کہ کعبہ معظمہ نظر آئے جو ابھی مشکل ہے لہذا کعبہ کی طرف رخ کریں۔
- ☆ زیادہ اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں کہ مذہب اہل سنت کے خلاف اور بد مذہبوں اور جاہلوں کا طریقہ ہے کہ وہ بالکل اوپر کی سیڑھی تک چڑھ جاتے ہیں۔
- ☆ سعی کے لیے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصے کے بعد ہو، لہذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی، تو نہ ہوئی۔
- ☆ سعی سے پہلے احرام ہونا بھی شرط ہے، احرام کے بغیر سعی نہیں ہو سکتی۔

☆ عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے، یعنی اگر کسی نے طواف کے بعد تقصیر کی پھر سعی کی تو سعی ہوگئی، مگر چوں کہ واجب ترک ہوا لہذا دم واجب ہے۔

☆ سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، لہذا حائضہ اور جنبی عورت بھی سعی کر سکتی ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ پاک اور با وضو کریں۔

☆ سعی میں پیدل چلنا واجب ہے۔ (جب کہ عذر نہ ہو) اگر کسی نے بغیر عذر سواری یا ڈولی پر سعی کی تو دم واجب ہوگا۔

☆ مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔

☆ سعی کے ساتوں پھیرے پے در پے کریں، اگر الگ الگ کیے تو دوبارہ سعی کے مکمل سات پھیرے لگانے ہوں گے، اس لیے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

تنبیہات

- ☆ عورتوں کے لیے زیادہ احتیاط یہ ہے کہ طواف اور سعی کے لیے فجر کے بعد یا صبح دس گیارہ بجے نکلیں کہ تب بھیڑ کم ہوتی ہے۔
- ☆ عورتیں جب مکہ معظمہ میں رہیں تو روزانہ رات میں ایک بار طواف کر لیا کریں اور مدینہ منورہ میں صبح و شام صلوٰۃ و سلام کے لیے حاضر ہوتی رہیں۔

جو باتیں طواف اور سعی دونوں میں جائز ہیں

(۱) سلام کرنا۔ (۲) سلام کا جواب دینا۔ (۳) ضرورت پڑنے پر بات کرنا۔ (۴) مسئلہ پوچھنا۔ (۵) مسئلہ بتانا۔ (۶) پانی پینا۔ (۷) حمد، نعت اور منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا۔

جو باتیں سعی میں مکروہ ہیں

- (۱) سعی کے پھیروں میں بلا ضرورت فصل کرنا۔ (۲) کچھ خریدنا۔
- (۳) کچھ بیچنا۔ (۴) فضول باتیں کرنا۔ (۵) صفا پہاڑی پر نہ چڑھنا۔

(۶) مروہ پہاڑی پر نہ چڑھنا۔ (۷) طواف کے بعد بہت تاخیر سے سعی کرنا۔ (۸) ستر عورت نہ ہونا۔ (۹) بلا وجہ ادھر ادھر دیکھنا۔ (اس کو پریشان نظری کہتے ہیں، یہ طواف میں اور زیادہ مکروہ ہے)

عورتوں کے لیے طواف و سعی کے خاص مسائل

- ☆ عورت اضطباع نہیں کرے گی۔
- ☆ عورت رمل نہیں کرے گی۔
- ☆ عورت مسعی میں نہیں دوڑے گی۔
- ☆ حجر اسود کا بوسہ لینے میں اگر عورت کا بدن کسی غیر محرم سے لگے تو عورت حجر اسود کا بوسہ نہ لے۔
- ☆ رکن یمانی کو چھونے میں اگر عورت کا بدن کسی غیر محرم سے لگے تو عورت رکن یمانی کو نہ چھوئے۔
- ☆ کعبہ سے قریب ہونے میں اگر عورت کا بدن کسی غیر محرم سے لگے تو عورت کعبہ سے قریب نہیں ہوگی۔

☆ زمزم شریف لینے میں اگر عورت کا بدن کسی غیر محرم سے لگے تو عورت خود نہ لے، بلکہ کسی دوسرے سے حاصل کرے۔ بلکہ بہتر ہے کہ عورتوں کے لیے جہاں خاص زم زم کے نل لگے ہیں وہیں جا کر پیئیں۔

تقصیر

☆ سعی کے بعد اب تقصیر کرنی ہے، یعنی سر کے بال انگلی کے ایک پور کے برابر چھوٹے کر لیں۔

☆ تقصیر حرم کے اندر کرنا واجب ہے، حرم کے باہر کرنے کی صورت میں دم واجب ہوگا۔

☆ اب تقصیر کرنے کے بعد احرام کی ساری پابندیاں ختم ہو گئیں۔

تقصیر کیسے؟

☆ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں۔

☆ اپنے بالوں کو اپنی مٹھی میں پکڑ کر انگلی کے ایک پور کے برابر کسی چینی

وغیرہ سے کاٹ دیں۔

☆ تقصیر کے وقت یہ تکبیر دھیمی آواز سے پڑھتی رہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ. لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ

اَكْبَرُ. وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. (بہار شریعت: ۷۶۶)

☆ تقصیر کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں، لہذا اس وقت اپنے لیے،

اپنے والدین، اساتذہ، احباب اور رشتہ داروں اور تمام امت مسلمہ کے لیے اللہ عز و جل کی بارگاہ میں دعا کریں اور میرے اور میرے

والدین، بیوی، بچوں کے لیے بھی اور تحریک کے لیے بھی۔

☆ اگر کسی عورت کے بال کسی وجہ سے مکمل جھڑ گئے ہوں، تو اس سے تقصیر کا

حکم ساقط ہو جائے گا، وہ تقصیر کے بغیر احرام سے باہر ہو جائے گی۔

تقصیر کے مسائل

☆ جب احرام سے باہر نکلنے کا وقت آ گیا، تو احرام والی عورت دوسری

احرام والی عورت کے بال تراش سکتی ہے، جب کہ اس نے بھی

طواف وسعی کر لیا ہو۔

☆ عورتوں کو بال منڈوانا حرام ہے، وہ صرف انگلی کے ایک پور کے برابر کتر لیں۔

☆ جب تک تقصیر نہ کریں، اس وقت تک احرام کی حالت میں جو چیزیں حرام تھیں، حلال نہ ہوں گی۔

☆ تقصیر کے وقت جو بال نکلیں، انہیں دفن کر دیں اگر ممکن ہو تو۔

☆ تقصیر سے پہلے اگر کسی نے ناخن تراش لیا، تب بھی دم واجب ہوگا۔

جب رخصت ہوں

☆ جب کعبہ شریف سے رخصت ہوں تو کعبہ کی طرف منہ کر کے الوداعی زیارت کرتی ہوئی اٹھے پیر چلیں یا سیدھے چلتی ہوئی مڑ مڑ کر خانہ کعبہ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی رہیں۔

☆ خانہ کعبہ کے فراق میں روتی ہوئی، آنسو بہاتی ہوئی رخصت ہوں۔

☆ رخصت ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں ”اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ

الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَى مَعَادٍ“ ان شاء اللہ اس کی برکت سے بار
بار حاضری نصیب ہوگی۔

- ☆ سُنّت یہ ہے کہ باب الوداع (بابُ مَلِک فہد) سے نکلیں۔
- ☆ مسجد حرام سے نکلنے کے بعد اپنی وسعت کے مطابق صدقہ کریں۔

عمرہ کے جدید مسائل

زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے عمرہ کے دوران نئے قسم کے مسائل بھی درپیش ہوتے ہیں، عمرہ کرنے والی خاتون کا ان سے بھی آگاہ ہونا ضروری ہے۔ جدید قسم کے چند مسائل اور ان کے احکام محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ کی تحقیقات کی روشنی میں بیان کیے جا رہے ہیں، انہیں خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

خوشبو دار چیزوں کا استعمال

خوشبو والے صابن: مُحْرَم (احرام والا) کو خوشبو آمیز صابن اور شیمپو ہاتھ یا بدن یا سر میں نہ لگانا چاہیے، یہ شرعاً مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس کی وجہ سے مرتکب کے ذمہ صدقہ لازم آئے گا۔ یہ حکم اس صابن اور شیمپو کا ہے، جس میں ہلکی خوشبو ملائی گئی ہو۔ اگر کسی صابن یا شیمپو میں وافر مقدار میں تیز خوشبو شامل ہو اور اسے بدن پر لگا دیکھ کر دیکھنے والے یہ

سمجھیں یا کہیں کہ خوشبو لگی ہے تو دم واجب ہوگا۔ بغیر خوشبو والے صابن کا استعمال جائز ہے۔

لانڈری کے کپڑے: احرام کی حالت میں لانڈری سے دھل کر آئے خوشبو والے کپڑوں کا استعمال جائز نہیں، کیوں کہ ان کپڑوں سے خوشبو پھوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر خوشبو کا چھڑکاؤ ہوتا ہے، یا خوشبو لگائی جاتی ہے یا انہیں کسی ذریعہ سے خوشبو میں بسا دیا جاتا ہے اور بہر حال یہ خوشبو کثیر ہو تو دم واجب ہے اور قلیل ہو تو صدقہ۔

خوشبودار بستر: اگر گدے، چادروں اور فرش وغیرہ پر خوشبو لگی ہو تو احرام کی حالت میں انہیں استعمال کرنا ممنوع ہے، جب کہ ان سے خوشبو چھوٹ کر بدن یا احرام کے کپڑے میں لگے یا وہ خوشبو اس میں بھی بس جائے کہ یہ جرم ہے۔ اب اگر خوشبو زیادہ لگے تو دم واجب ہے اور کم لگے تو صدقہ ہے اور اگر کچھ نہ لگے تو کچھ نہیں۔ محرم کو چاہیے کہ گدے پر اپنی چادر بچھالے اور تکیہ سے غلاف نکال کر اس پر اپنا کوئی کپڑا رکھ لے۔

خوشبودار ٹوٹھ پیسٹ: دانت صاف کرنے کے لیے صرف برش استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ٹوٹھ پیسٹ (Tooth Paste) میں خوشبو نہ ہو تو اسے بھی دانتوں پر ملنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن عام طور پر ٹوٹھ پیسٹ خوشبودار ہی ہوتے ہیں، اس لیے ان کا استعمال ممنوع ہے، ان کے استعمال کرنے پر صدقہ واجب ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ احرام کی حالت میں مسواک سے دانت صاف کریں۔

ٹیشو پیپر: حالت احرام میں ٹیشو پیپر (Tissue Paper) کا استعمال جائز ہے، کیوں کہ عادتاً اس سے چہرہ یا منہ نہیں چھپایا جاتا۔ فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تصریحات سے یہی عیاں ہوتا ہے۔ ہاں اگر ٹیشو پیپر خوشبو میں بسایا ہوا ہے تو اس کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔

کچی پیاز: احرام کی حالت میں کچی پیاز کھانا جائز ہے، لیکن بچنا بہتر ہے تاکہ اس کی بو سے کسی کو ایذا نہ پہنچے۔ ہاں اگر پیاز کھانے کے بعد فوراً مسجد حرام شریف میں جانے کا ارادہ ہو تو مکروہ ہے۔

پھلوں کے جوس: حالت احرام میں فروٹ جوس (Fruit Juice) پینا جائز ہے، بہ شرطے کہ الگ سے اس میں کوئی خوشبو نہ ملائی گئی ہو۔ پھلوں کی خوشبو سونگھنا مکروہ ہے، اس کو کھانا یا اس کا جوس پینا مکروہ نہیں۔

بام یا وکس: احرام کی حالت میں وکس (Vicks) ٹائیگر بام (Tiger Balm) یا کوئی پین ریلیف بام (Pain Relief Balm) پیشانی اور ناک وغیرہ پر لگانا مکروہ ہے۔ اگر کسی نے اس مقدار میں بام وغیرہ لگایا کہ دیکھنے والے یہ محسوس کریں کہ اس نے خوشبو لگائی ہے تو اس پر دم واجب ہے اور اگر دیکھنے والے خوشبو نہ کہیں، بلکہ بام یا وکس وغیرہ کہیں تو صرف صدقہ واجب ہے۔

ناریل کا تیل: احرام کی حالت میں ناریل کا تیل سر میں لگانا جائز ہے، بلکہ زیتون اور تل کے تیل کے علاوہ باقی تمام تیل جو خوشبو میں بسائے ہوئے نہ ہوں، انہیں سر اور بدن میں لگانا جائز ہے۔ لہذا بادام،

کدو، ناریل وغیرہ کا تیل یہاں تک کہ گھی اور چربی کا استعمال بھی بلا کراہت جائز ہے۔

انجیکشن: احرام کی حالت میں انجیکشن لگوانا جائز ہے، کیوں کہ انجیکشن کی دوا میں خوشبو نہیں ہوتی۔ ہاں اس میں ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے جو طبیعت کو اچھی نہیں لگتی اور خوشبو اس کو کہتے ہیں جو طبیعت کو اچھی لگے۔ انجیکشن بو حاصل کرنے کے لیے نہیں لگوایا جاتا اور نہ ہی اس میں خوشبو ہوتی ہے، لہذا علاج کے لیے انجیکشن لگوانا جائز ہے۔

خوشبودار شربت: شربت روح افزا کوئی بھی خوشبودار شربت احرام کی حالت میں پینا مکروہ ہے، اس کے پینے سے صدقہ لازم ہوگا اور تین بار پینے سے دم۔ اگر پیاس کا غلبہ ہو اور پانی نہ ہو تو ایک بار منہ لگا کر جتنا چاہیں پی لیں اور ایک صدقہ فطر کی مقدار روپے حرم شریف کے فقیر کو دے دیں، اس طرح کے عذر کی وجہ سے پینے میں کراہت تو نہ ہوگی، البتہ ایک بار پینے پر صدقہ اور بار بار پینے پر دم ضرور واجب ہوگا۔

زخم سے خون بہنا

احرام کی حالت میں زخم سے خون بہے تو اس سے احرام کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یہی وجہ ہے کہ احرام میں رگ سے فاسد خون بہانا، کچھنا لگانا اور ختنہ جائز ہے۔

زخم پر پٹی باندھنا

احرام کی حالت میں چہرے کے علاوہ پورے بدن پر کہیں زخم ہو جائے اور اس پر پٹی باندھنے کی حاجت ہو تو ڈریسنگ (Dressing) کرنا بلا کراہت جائز ہے، ورنہ مکروہ ہے۔

چہرے پر پٹی باندھنا

احرام کی حالت میں چہرے پر زخم ہو، تو ایسی صورت میں دوا، انجیکشن اور غیر خوشبودار مرہم سے کام چل سکے تو اسی پر اکتفا کریں اور پٹی نہ باندھیں کہ یہ مکروہ ہے، لیکن اگر پٹی باندھنے کی حاجت ہو تو بوجہ عذر اس کی اجازت ہوگی اور صدقہ بہر حال واجب ہوگا کہ جو چیز شرعاً جرم

ہے، اس کا ارتکاب عذر سے ہو یا بلا عذر کفارہ بہر حال واجب ہوتا ہے۔ فرق یہ ہوتا ہے کہ عذر کی صورت میں کراہت اور گناہ کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ صدقہ کا یہ حکم اس وقت ہے جب پٹی بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ بندھی رہے۔

دھوپ والے چشمے پہننا

حالت احرام میں دھوپ کا چشمہ لگانا جائز ہے، کیوں کہ یہ چشمہ اگرچہ چہرے کے ایک خاص حصے کو چھپا لیتا ہے، مگر یہ چھپانے کے لیے نہیں بنا ہے، بلکہ آنکھوں کو دھوپ کے ضرر سے بچانے کے لیے بنا ہے۔ جیسے سر پر غلے کی بوری اٹھانا جائز ہے کہ وہ سر چھپانے کے لیے نہیں ہوتا۔

کپڑے یا تولیہ سے منہ پوچھنا

احرام کی حالت میں کپڑے یا تولیہ سے منہ پوچھنا ناجائز و گناہ ہے اور پوچھنے والے پر صدقہ واجب ہے۔ اگر چہرہ خشک کرنے کی

ضرورت ہو تو ہاتھ کا استعمال کر کے تری دور کرنے کی اجازت ہے۔

طواف میں وضو ٹوٹ جانا

دو، تین پھیروں تک طواف کرنے کے بعد وضو ٹوٹ گیا تو نیا وضو کر کے از سر نو طواف شروع کریں اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کرنے کے بعد ٹوٹا، تو جہاں سے طواف چھوٹا تھا واپس آ کر وہیں سے آگے طواف کریں۔

طواف اور سعی کے درمیان وقفہ

اگر کوئی عذر نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً سعی کرنا سنت ہے، لیکن اگر کسی نے طواف اور سعی کے درمیان وقفہ کیا، تب بھی کوئی حرج نہیں، لیکن وقفہ نہیں کرنا چاہیے کہ خلاف سنت ہے۔ اگر کسی نے طواف کے بعد سعی کرنے میں دیر کیا تب بھی سعی ہو جائے گی۔

انگوٹھی اور گھڑی پہننا

احرام کی حالت میں انگوٹھی پہننا جائز ہے، کلائی پر گھڑی بھی باندھ سکتی ہیں، نمبر والا چشمہ بھی استعمال کرنا جائز ہے کہ یہ چہرے کو نہیں

چھپاتا، نہ اس کے لیے اس کی وضع ہوئی ہے۔ اس کا کام نزدیک اور دور کی چیزوں کو صاف صاف دکھانا ہے۔

مُعْتَمِرہ کا شوال کا چاند دیکھ لینا

مُعْتَمِرہ یعنی عمرہ کرنے والی مکہ معظمہ میں ہے اور وہیں قیام کے زمانے میں شوال کا مہینہ آگیا تو اس پر حج فرض ہو گیا، جب کہ اس سے پہلے اس نے حج فرض نہ ادا کیا ہو۔ مکہ معظمہ پہنچنے کے لیے جو شرائط شارع نے لازم کیے ہیں، ان کی تو اسے حاجت نہیں، کیوں کہ وہ خود مکہ معظمہ میں موجود ہے۔ البتہ مکہ معظمہ اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والوں پر حج فرض ہونے کے لیے جو شرائط درکار ہیں، وہ اس مُعْتَمِرہ کے حق میں بھی ضروری ہیں، یعنی پیدل یا سواری پر حج کے مقامات (عرفات و مزدلفہ) میں جا اور آ سکے، اس کے پاس نیز اس کے بچوں کے پاس اتنا سرمایہ ہو جو اس کے گھر واپس ہونے تک اس کے اور ان کے نفقہ کے لیے کفایت کرے۔ لہذا اگر آپ نے حج فرض ادا نہ کیا ہو اور

رمضان میں عمرہ کرنے گئیں، تو بہتر یہی ہے کہ ۲۹ رمضان سے پہلے ہی مکہ معظمہ سے واپس ہو جائیں۔ البتہ اگر کسی نے مدینہ منورہ میں شوال کا چاند دیکھ لیا، تو اگر اپنے وطن واپس ہونے میں میقات کے اندر داخل ہونا لازم آئے، تب حج فرض ہوگا، ورنہ نہیں۔

جرم اور کفارے

☆ جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے، چاہے کوئی بھول کر کرے یا جان بوجھ کر، اس کا جرم ہونا معلوم ہو یا نہیں، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا بیداری کی حالت میں، خود سے کرے یا کسی کے کہنے پر۔

☆ حالت احرام میں اگر کسی نے بالقصد بغیر کسی عذر کے جرم کیا، تو کفارہ بھی واجب ہے اور گناہ بھی ہوگا۔ اس صورت میں صرف کفارہ کافی نہ ہوگا بلکہ توبہ بھی لازم ہے۔

☆ اگر انجانے میں یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے کوئی جرم صادر ہوا تو کفارہ کافی ہے۔

☆ کفارہ میں دَم سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہے، اسی طرح اونٹ، گائے، بھینس، ان سب جانوروں کا سا تو اں حصہ۔

☆ صدقہ سے مراد ۲ رطلو ۴ گرام گیہوں یا ۴ رطلو ۹ گرام کوئی اور چیز مثلاً کھجور، جو وغیرہ یا ان کی قیمت ادا کرنا ہے۔

☆ جن جرموں کی وجہ سے دَم کا حکم ہے، وہ اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید ٹھنڈی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کے بہت زیادہ تکلیف دینے کی وجہ سے صادر ہوئے تو ان میں اختیار ہوگا، چاہے تو دَم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے یا تین روزے رکھ لے۔

☆ اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیے یا تین یا سات مسکینوں پر تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

☆ جن جرموں میں صدقہ کا حکم ہے، اگر مذکورہ بالا مجبوریوں کی وجہ سے صادر ہوئے، تو یہ اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔

☆ کفارہ کی قربانی بھی حرم ہی میں ہونی چاہیے، اگر کسی نے حرم کے علاوہ اور کہیں کیا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

☆ کفارہ کے جانور کا گوشت نہ خود کھانا جائز ہے، نہ مالدار کو کھلانا، بلکہ پورا گوشت مسکینوں کا حق ہے۔

☆ اگر کسی نے کفارہ کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ صبح صادق سے پہلے ہی نیت کر لے۔ یہ بھی نیت کرنا ضروری ہے کہ فلاں کفارہ کا روزہ ہے۔ اگر کسی نے صرف روزہ کی نیت کی یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

خوشبو اور تیل

☆ اگر کسی نے زیادہ خوشبو لگایا، جو دیکھنے ہی میں زیادہ لگے، اگرچہ عضو کے تھوڑے ہی حصے پر ہو، یا کسی بڑے عضو (مثلاً سر، منہ، پنڈلی وغیرہ) پر لگایا تو خوشبو چاہے تھوڑی ہی ہو ان دونوں صورتوں میں دم واجب ہے۔

☆ اگر کسی نے تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے حصے میں لگایا تو صدقہ ہے۔

☆ کسی نے احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگایا تھا، اب احرام کے بعد پھیل کر دوسرے اعضا کو لگ گئی تو کوئی حرج نہیں۔

☆ خوشبودار تیل لگانے کا بھی وہی حکم ہے جو خوشبو لگانے کا ہے۔

☆ تیل اور زیتون کا تیل بھی خوشبو کے حکم میں ہے، اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو، البتہ ان سے کھانا پکانے، دوا کے طور پر ناک میں چڑھانے، زخم پر لگانے اور کان میں ڈالنے سے دم وغیرہ واجب نہیں۔

☆ تھوڑی سی خوشبو بدن کے الگ الگ اعضا پر لگائی، اگر جمع کرنے پر پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دم ہے، ورنہ صدقہ۔

☆ زیادہ خوشبو لگانے پر دم واجب ہے، چاہے ایک ہی جگہ لگائے یا الگ الگ جگہ۔

☆ احرام کی حالت میں پھول، پھل وغیرہ کی خوشبو سونگھنا مکروہ ہے،

لیکن اس سے دَم یا کفارہ لازم نہیں۔

☆ احرام کی حالت میں تمباکو بھی نہ استعمال کریں کہ اس میں بھی خوشبو ہوتی ہے، لیکن اگر کسی نے استعمال کر لیا تو دَم وغیرہ واجب نہیں۔ عام دنوں میں بھی تمباکو سے پرہیز ہی کرنا چاہیے کہ وہ کینسر کا باعث ہے، اس کے علاوہ اس میں مختلف دنیوی نقصانات کے ساتھ شرعاً کراہت بھی ہے۔

چہرہ چھپانا

☆ کسی نے سوتے میں یا جاگتے میں پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ تک چھپا لیا تو دَم واجب ہے، اگر بارہ گھنٹے سے کم ہے تو صدقہ واجب ہے۔

بال وغیرہ توڑنا

☆ احرام کی حالت میں سر کے چوتھائی بال یا اس سے زیادہ کسی طرح دور کرنے سے دَم واجب ہوگا، چوتھائی سے کم ہے تو صدقہ لازم ہے۔

☆ پوری گردن، پوری ایک بغل کے بال یا ناف کے نیچے کے بال دور کرنے میں دم واجب ہوتا ہے، اس سے کم کیا تو صدقہ واجب ہے۔

دونوں بغل کے بال صاف کیے تب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا۔

☆ روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے یا وضو کرنے، کھجانے یا کنگھا کرنے میں کچھ بال گر گئے تو صدقہ واجب ہے۔

☆ دو تین بال تک ہر بال کے بدلے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا صدقہ کرے۔

☆ اپنے آپ یا بے ہاتھ لگائے بال گر جائیں یا بیماری کی وجہ سے سارے بال جھڑ جائیں تو کچھ نہیں۔

ناخن تراشنا

☆ اگر کسی نے ایک ہاتھ یا ایک پیر کے پانچوں ناخن کاٹے یا ایک ساتھ دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کے بیسوں ناخن کاٹے تو دم واجب ہے۔

☆ اگر کسی نے کسی ہاتھ یا پیر کے پورے پانچ ناخن نہ تراشے تو جتنے ناخن تراشے سب کے بدلے ایک ایک صدقہ واجب ہے۔ مثلاً اگر چاروں ہاتھ پیر کے چار چار ناخن کاٹے تو سولہ صدقہ لازم ہے۔ لیکن اگر سولہ صدقے کی رقم ایک دم کی رقم سے زیادہ ہو جائے تو صدقہ نہ کرتے ہوئے ایک دم دے۔

☆ اگر ایک ہاتھ اور ایک پیر کے پانچوں ناخن ایک بیٹھک میں اور دوسرے کے پانچوں ناخن دوسری بیٹھک میں کترے جائیں تو دو دم واجب ہوں گے۔

☆ چاروں ہاتھ پیر کے بیسوں ناخن چار بیٹھک میں کاٹے تو چار دم واجب ہے۔

☆ کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا، اس کا بقیہ حصہ کاٹ لیا تو کوئی حرج نہیں۔

بوسہ لینا، چھونا یا جماع کرنا

☆ احرام کی حالت میں شہوت کے ساتھ مرد کو بوسہ لینے، مرد کے گلے لگنے اور بدن چھونے میں دم واجب ہے، اگرچہ انزال نہ ہو۔

☆ مرد اور عورت دونوں احرام کی حالت میں تھے، مرد نے عورت کو شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوا، یا گلے لگایا، لیکن عورت کو اس سے لذت محسوس نہ ہوئی تو مرد پر دم واجب ہے، عورت پر کچھ بھی لازم نہیں۔

☆ احتلام کی وجہ سے یا جماع کے خیال سے انزال ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، لیکن حالت احرام میں جماع وغیرہ کے خیال سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

☆ کل طواف یا طواف کے چار چکروں سے پہلے ہمبستری کی تو عمرہ فاسد ہو گیا، دم دے اور عمرہ کی قضا کرے۔

☆ اگر کل طواف یا طواف کے چار چکروں کے بعد سعی اور حجامت سے پہلے جماع کیا تو دم دے، عمرہ کی قضا نہیں۔

احرام میں جوں مارنا

☆ احرام کی حالت میں اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک جوں کے بدلے روٹی کا ایک ٹکڑا کفارہ دے اور دو یا تین جوں ہوں تو ایک مٹھی اناج دے اور اس سے زیادہ میں صدقہ دے۔

☆ جوں مارنے کے لیے سر یا کپڑا دھویا، یا دھوپ میں ڈالا جب بھی یہی کفارے ہیں۔

☆ کپڑا بھیک گیا تھا، سکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا، اس سے جوئیں مرگئیں، مگر یہ جوئیں مارنے کے لیے نہیں رکھا تھا تو کچھ حرج نہیں۔

طواف میں غلطیاں

☆ کسی نے طواف کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ جنابت یا حیض کی حالت میں لگایا تو دم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ دے۔

☆ اگر تین پھیرے یا اس سے کم جنابت یا حیض کی حالت میں کیے تو ہر

پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوگا، مذکورہ دونوں صورتوں میں اگر دوبارہ صحیح طواف کر لیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

☆ کسی نے عمرہ کے طواف کا ایک پھیرا بھی چھوڑ دیا، تو دم لازم آئے گا اور بالکل نہ کیا یا اکثر حصہ چھوڑ دیا تو کفارہ نہیں، اس کا ادا کرنا لازم ہے۔

☆ نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے، مگر اس پر کفارہ نہیں۔

سعی میں غلطیاں

☆ کسی نے بلا عذر سعی کے چار پھیرے کر سے، گاڑی، ڈولی یا کسی چیز پر بیٹھ کر کیے یا چھوڑ دیے تو دم دے، عمرہ ہو گیا۔ اگر دوبارہ سعی کر لیا تو دم بھی ساقط ہو جائے گا۔

☆ چار سے کم پھیرے بیٹھ کر یا سوار ہو کر لگائے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک ایک صدقہ دے، اس صورت میں بھی اگر سعی دوبارہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

☆ طواف سے پہلے سعی کیا، پھر اگر دوبارہ سعی نہ کیا تو دم دے۔

تقصیر کی غلطیاں

☆ عمرہ کی تقصیر بھی حدودِ حرم کے اندر ہی ہونا چاہیے، اگر کسی نے حدودِ حرم سے باہر کیا تو اس میں بھی دم واجب ہے۔

ضروری تنبیہ

☆ بدنگاہی ہمیشہ ہی حرام ہے اور حرم شریف میں تو آپ کا امتحان ہو رہا ہے، لہذا اپنے دل اور اپنی نگاہوں کو سنبھال لیں۔ حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادے پر بھی پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر ہوتا ہے۔

☆ یاد رکھیں کہ صرف حرم مکہ میں احرام کی حالت میں منہ نہ ڈھانکنے کا حکم ہے، جب عمرہ سے فارغ ہو جائیں، اس کے بعد حرم مکہ میں اور مدینہ شریف میں ہرگز ہرگز بے پردگی نہ کریں۔ ویسے تو ہر جگہ عورتوں کو پردہ کا حکم ہے، لیکن ان پاک بارگاہوں میں تو اور زیادہ ضروری ہے۔

لمحہ فکریہ

- ☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی عمرہ کے ارادے سے نکلے تو اس کے گھر لوٹنے تک اس کے ہر قدم کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں ایک ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے ایک ایک ہزار گناہ مٹائے جائیں گے اور اس کے ایک ایک ہزار درجے بلند کیے جائیں گے۔ (جامع کبیر للسیوطی: ۴۸۵۴)
- ☆ اب آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ عمرہ کرنے کے بعد اللہ عز و جل نے آپ کو گناہوں سے بالکل پاک فرما دیا ہے۔
- ☆ یاد رکھیں! عمرہ سے واپسی کے بعد آپ کی زندگی میں مکمل تبدیلی آنی چاہیے۔ اگر خدا نہ خواستہ عمرہ کے بعد بھی زندگی میں تبدیلی نہ آئی تو بتائیں ان مقامات مقدسہ سے بڑھ کر اور کون سی جگہ ہوگی جہاں جانے کے بعد آپ اپنے اندر تبدیلی لائیں گی۔
- ☆ عمرہ سے لوٹنے کے بعد نمازوں کی مکمل پابندی کریں، پیارے آقا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری سُنّتوں اور ازواجِ مطہرات نیز صحابیات و تابعات رضوان اللہ علیہن اجمعین کی پاک سیرت پر عمل کریں، گناہوں سے ہمیشہ بچیں، قرآن مقدس کی تلاوت کی عادت بنالیں اور دعوت و ارشاد اور اصلاح معاشرہ کے کاموں میں دلچسپی لیں۔

☆ دعا ہے کہ اللہ عز و جل اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل سب کے عمروں کو قبول فرمائے اور ادب کے ساتھ بار بار مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی حاضری نصیب فرمائے۔

☆ امید ہے کہ ان مقدس مقامات پر آپ اس فقیر (محمد شا کر علی نوری) اور میرے والدین، بیوی بچوں کو، جملہ مومنین و مومنات کو اور خاص کر تحریک سنی دعوت اسلامی و مبلغین و مبلغات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گی۔ جزا کن اللہ خیرا

حاضریِ مدینہ منورہ

عمرہ سے پہلے یا عمرہ مکمل کرنے کے بعد بارگاہِ نبوی میں بھی ضرور حاضری دیں۔ حاضری کے آداب بیان کرنے سے پہلے مختصراً مدینہ منورہ اور مسجدِ نبوی کے فضائل تحریر کیے جا رہے ہیں، تاکہ انہیں پڑھ کر شہرِ مدینہ کی عظمت مزید دل میں جا گزریں ہو جائے۔

روضہ انور کی زیارت کا حکم

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت یقیناً عاشقوں کے دل کے لیے سرور اور مغموم دلوں کے رنج و غم کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کے توسل سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں استغفار کرنا گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔ خود خلاق کائنات جل جلالہ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا
اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝

(سورہ نسا، آیت: ۶۴)

(ترجمہ) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تو اے
محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول
ان کی شفاعت فرمائے، تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان
پائیں۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں گنہگاروں کے گناہوں کی بخشش کے لیے ارحم
الراحمین نے تین شرطیں لگائی ہیں۔ اول دربار رسول میں حاضری، دوم
استغفار اور سوم رسول کی دعاے مغفرت۔ یہ حکم صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی ظاہری و دنیوی حیات ہی تک محدود نہیں، بلکہ روضہ اقدس
میں حاضری بھی یقیناً دربار رسول ہی میں حاضری ہے۔ اسی لیے علمائے
کرام نے تصریح فرمادی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار کا یہ

فیض آپ کی وصال اقدس سے منقطع نہیں ہوا ہے، اس لیے جو گنہگار قبر انور کے پاس حاضر ہو جائے اور وہاں خدا سے استغفار کرے اور چوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو اپنی قبر انور میں اپنی امت کے لیے استغفار فرماتے ہی رہتے ہیں، لہذا اس گنہگار کے لیے مغفرت کی تینوں شرطیں پالی گئیں، اس لیے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت ہو جائے گی۔
(سیرۃ المصطفیٰ، ص: ۶۳۶)

زیارت روضہ رسول ﷺ کے فضائل

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. (دارقطنی، حدیث: ۱۹۴)
(ترجمہ) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

(شعب الایمان للبیہقی، حدیث: ۴۱۵۳)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۴۱۱)

آلِ خطاب میں سے ایک شخص سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ
مَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَ
شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (شعب الایمان للبیہقی، حدیث: ۴۱۵۴)

(ترجمہ) جس نے بالقصد میری قبر کی زیارت کی وہ قیامت

کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جس نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اس کی بلاؤں پر صبر کیا، قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہ اور سفارشی رہوں گا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ جَاءَ عَنِّي زَائِرًا لَا يَعْلَمُ لَهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مجمع الزوائد، حدیث: ۵۸۴۲)

(ترجمہ) جو کوئی میرے روضہ کی زیارت کے لیے آیا کہ میرے روضے کی زیارت کے علاوہ کسی اور مقصد کے تحت نہ آیا ہو، مجھ پر اس کا یہ حق ہے کہ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَ لَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، حدیث: ۲۱۹۹۷)

(ترجمہ) جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

حدیث قدسی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے: جو کوئی میرے گھریا میرے رسول کے گھریا
بیت المقدس کی زیارت کے لیے گیا اور اس کا انتقال ہو گیا تو اس نے
شہادت کی موت پایا۔ (مسند الفردوس، حدیث: ۴۴۴۷)

ان حدیثوں میں روضہ انور پر حاضری کے درج ذیل فضائل
بیان کیے گئے ہیں:

☆ جو کوئی روضہ انور پر حاضر ہو، اس کی شفاعت کی گیارہویں خود حضور
رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لی ہے۔

☆ قبر انور کی زیارت کرنا خود حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
زیارت کرنے کے برابر برکات و حسنات کا باعث ہے۔

☆ جو کوئی خصوصاً روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی

غرض سے مدینہ منورہ حاضر ہو، اس کو قیامت کے دن حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو ار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں گے۔

☆ مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہونے والے کے لیے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہادت اور شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے۔

☆ عمرہ کر کے روضہ انور کی زیارت کیے بغیر واپس آ جانا انتہائی محرومی کا کام ہے۔

☆ روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے جانے والا اگر وفات پا جائے تو اسے شہادت کا درجہ عطا ہوتا ہے۔

مدینہ منورہ میں قیام اور حاضری کے آداب

وہ بارگاہ نہایت ہی عظیم ہے، جب کوئی حاضر بارگاہ ہونے کا ارادہ کرے تو اس دربار کا ادب اور حاضری کے آداب ملحوظ رکھنا ضروری ہے، ورنہ ادنیٰ سی گستاخی تمام اعمال کو اکارت کر سکتی ہے۔

ہم یہاں پر مدینہ منورہ میں حاضری کے آداب بیان کر رہے ہیں تاکہ زائرات مدینہ ان پر عمل کر کے حاضری کی برکتوں سے مالا مال

ہوں اور خوب فیوض و برکات لوٹ کر لائیں۔

اخلاص نیت

اس عظیم بارگاہ میں حاضری کے وقت نیت خالص زیارت اقدس کی کرنی چاہیے۔ کیوں کہ اس نیت پر ہی سارے افعال کا دار و مدار ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہادی اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ زَارَنِي فِي الْمَدِينَةِ مُحْتَسِبًا كَانَ فِي جَوَارِي وَكُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

(ترجمہ) جس نے مدینہ میں آ کر میری زیارت کی، بُرائی سے باز رہتے ہوئے یا بہ نیت ثواب، وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (شفاء السقام، ص: ۳۶)

ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ. (ترجمہ) جو قصدِ اوعمدہ میری زیارت کرے وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ (مشکوٰۃ، حدیث: ۲۷۵۵)

عاشقان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ رہا کہ وہ جب بھی مدینہ منورہ جاتے تو ان کا اصل مقصد صرف زیارتِ روضۂ انور ہوتا۔ جیسا کہ عاشق صادق اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۛ

اُس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیے

اصلِ مُراد حاضری اس پاک در کی ہے

لہذا اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کرم فرمادیں کیوں کہ ۛ

کہاں کا منصب کہاں کی دولت قسم خدا کی ہے یہ حقیقت

جنہیں بلایا ہے مصطفیٰ نے وہی مدینے کو جا رہے ہیں

اور اگر حاضری نصیب ہو جائے تو صرف اور صرف اپنے آقا

صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت کی نیت

کریں۔ یاد رکھیں! اس راہ میں بہت سے بہکانے والے ملیں گے، ان

کے بہکانے میں نہ آئیں اور طریق اہل محبت پر ثابت قدم رہتی ہوئی اسی مقصد کے پیش نظر چلیں کہ ہم گنہ گار، سیاہ کار، سلطان زمین وزماں، سرور کون ومکاں، شفیع عاصیاں، رحمت عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو رہی ہیں، تاکہ ان کی شفاعت خاص کے حقدار ہو جائیں۔

اللہ عز وجل قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ. (ترجمہ) اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا۔ (سورہ نسا، آیت: ۱۰۰)

مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی فرمان عالیشان ہے: فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ. (ترجمہ) تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ) صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (جل

جلالہ، صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی ہے۔ (بخاری شریف، حدیث: ۵۴)

دوران سفر

راستے بھر عبادت و اطاعت میں مشغول رہیں۔ خصوصاً
فرائض، واجبات اور سُنّتوں کا بہت خیال رکھیں اور ان کو ہرگز ترک نہ
ہونے دیں۔

معمولات سفر

زائرِ مدینہ کو چاہیے کہ ذکر الہی، تلاوت کلام پاک اور
خصوصاً درود مبارکہ اور استغفار کی کثرت کرے کیوں کہ زائرہ جب
مدینہ طیبہ کے راستے میں درود و سلام پڑھتی ہوئی آتی ہے تو فرشتوں کا
ایک گروہ جو صرف اسی کام پر مقرر ہے، بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کرتا ہے کہ فلاں بن فلاں زیارت کے لیے آ رہا
ہے، بلکہ زائرِ مدینہ درود شریف کے جو الفاظ اپنی زبان سے دہراتا ہے،

فرشتے انہیں الفاظ کے ساتھ درود مبارک حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ پھر یہ بھی کیا کم ہے کہ ہمارا نام ہمارے والد کے نام کے ساتھ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ذکر کیا جائے۔

خوش اخلاقی

ہر کسی کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا بھی مدینہ منورہ کے آداب میں شامل ہے۔ لہذا کوشش کریں کہ راستے میں یا شہر مدینہ میں آپ کی ذات سے کسی کو بھی کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔

اظہار مسرت

حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے دل میں بسائے ہوئے، خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوں۔ جیسے جیسے شہر مدینہ قریب آئے، عشق و محبت کی آگ آپ کے سینے میں بڑھتی رہے۔

کثرت درود

جب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مینار، گنبدِ خضریٰ اور مدینہ منورہ کے درود یوار نظر آجائیں تو نہایت ذوق و شوق سے الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیک وسلم) کی کثرت کریں کیوں کہ اس وقت رحمت کے فرشتے استقبال کو آتے ہیں اور زائرینِ مدینہ پر رحمت و انوار کے تحفے نچھاور کرتے ہیں۔

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے! یہ جاچشم و سر کی ہے

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)

علامہ جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

یا رسول اللہ بہ سوئے خود مرا تو رہ نما

تا ز فرق سر قدم سازم ز دیدہ پاکم

(ترجمہ) اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مجھے آپ اپنے دیار پاک میں بلا لیجیے تاکہ میں اپنے پیروں اور آنکھوں سے چل کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔

مدینہ منورہ میں داخلہ

شہر مدینہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. رَبِّ اَدْخِلْنِي
مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ. اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَرْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّم مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَنْقِذْنِيْ مِنْ
النَّارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ.

تعظیم مدینہ

یہ بات ہمیشہ ذہن میں رہے کہ یہ شہر محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شہر ہے۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس شہر کے گلی کوچوں اور مکانوں میں چلتے پھرتے، بیٹھتے اور آرام فرمایا کرتے

تھے۔ نہ معلوم کس جگہ، کس مقام پر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدمِ ناز پڑے ہوں گے۔ لہذا یہاں کی ساری زمین بلکہ اس مقدس سرزمین کی ہر چیز کی تعظیم کریں۔ اہلِ محبت کے طریقے کے مطابق وہاں کی ہر چیز کو عقیدت و محبت کی نظر سے دیکھیں۔

امام الائمۃ حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَأَوَّلُ أَرْضٍ مَسَّ جِلْدَ الْمُصْطَفَىٰ تَرَابُهَا أَنْ تَعْظَمَ
عَرَصَاتُهَا وَتَنْمَ نَفَحَاتُهَا وَتُقْبَلَ رُبُوعُهَا وَجُدْرَانُهَا.

(ترجمہ) جس سرزمین کی مٹی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کے ساتھ لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے لازم ہے کہ ان میدانوں کی بھی تعظیم کی جائے اور اس کی ہواؤں کو سونگھا جائے اور اس کے در و دیوار کو بوسہ دیا جائے۔ (شفا شریف: ۴۶/۲)

امام الائمۃ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو تیس دُرّے مارنے کا حکم دیا تھا جس نے کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی مٹی

خراب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جس سرزمین میں افضل الخلاق صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماہیں، تو کہتا ہے کہ اس سرزمین کی مٹی خراب ہے، تو اس لائق تھا کہ تیری گردن ماردی جائے۔ (شفا شریف: ۲/۴۷)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان مدینہ منورہ کی مقدس مٹی کے تعلق سے ارشاد فرماتے ہیں ۔

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قرباں دل شیدا ہے ہمارا

غسل و طہارت

بہتر ہے کہ مدینہ منورہ جیسے مقدس شہر میں داخل ہونے سے پہلے ”بئر علی“ یا کسی اور مقام پر غسل کر لیں۔ اگر داخل ہونے سے پہلے نہ کر سکیں تو شہر میں داخل ہونے کے بعد روضہ منورہ پر حاضری سے پہلے غسل کر لیں، پاک و صاف لباس پہن لیں، سر میں کنگھی کر لیں۔

الغرض جس قدر ممکن ہو نظافت اور طہارت کے ساتھ اس دربار میں حاضر ہوں۔

یاد رکھیں! ہر کام کرتے وقت سُنَّت کا خیال رہے، کوئی بھی کام خلافِ سُنَّت نہ ہونے پائے۔ پھر عاجزی و انکساری کے ساتھ بارگاہِ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نگاہیں نیچی کی ہوئی بڑھتی چلی جائیں۔

حاجو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)

صدقہ و خیرات

دربارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری سے پہلے کچھ صدقہ و خیرات کرنا مستحب ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ
يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ط ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ أَطْهَرُ ط فَإِنْ لَمْ
تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (ترجمہ) اے ایمان والو! جب تم
رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ
دے لو، یہ تمہارے لیے بہتر اور بہت ستر ہے۔ پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو
تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورہ مجادلہ، آیت: ۱۲)

حاضری کی اجازت

حاضری بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مسجد میں
داخل ہوں اور داخل ہونے سے پہلے کچھ دیر اس طرح ٹھہری رہیں گویا
حاضری کی اجازت مانگ رہی ہیں، پھر اعتکاف کی نیت (نَوَيْتُ سُنَّةَ
الْإِعْتِكَافِ) کر کے دایاں پیر مسجد کے اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ

مَا شَاءَ اللَّهُ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي
أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

تحیۃ المسجد

مسجد شریف میں داخل ہو کر مسجد کی زیب و زینت، نقش و نگار،
فرش اور ققموں کی طرف متوجہ نہ ہوں، بلکہ نہایت ہی عاجزی و انکساری
اور ادب و احترام کے ساتھ چلیں۔ حجرہ شریف کے پیچھے سیدھا سرانور کی
طرف ریاض الحجۃ میں آئیں اور محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دو
رکعت نماز تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھیں۔ قرأت طویل نہ کرتے ہوئے
پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں
سورۃ اخلاص پراکتفا کریں۔ اگر ایسے وقت میں جائیں جب کہ نوافل
پڑھنا مکروہ ہو جیسے کہ نماز عصر کے بعد تو اس وقت تحیۃ المسجد نہ پڑھیں۔

اگر محراب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زیادہ بھیڑ بھاڑ ہونے کی وجہ سے نفل پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اس کے قریب یاریاض الجنۃ میں جہاں بھی جگہ ہو پڑھ لیں۔ مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بخاری شریف، حدیث: ۱۱۹۵)

نماز سے فارغ ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ کا لاکھوں لاکھ شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو یہ عظیم نعمت عطا فرمائی۔ یہاں سے کبھی بھی کوئی نامراد نہیں لوٹتا ہے، اس لیے یہاں اپنے رب کی بارگاہ میں بار بار حج و عمرہ اور زیارت مدینہ کی سعادت کی دعا مانگیں اور اپنے عمرہ و زیارت کے قبول ہونے کی التجا کریں۔

منگتے کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی

دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے (اعلیٰ حضرت)

نہ کوئی عمل ہے سنانے کے قابل
نہ منہ ہے تمہارے دکھانے کے قابل
شفاعت کے صدقے میں جنت ملے گی
عمل ہیں جہنم میں جانے کے قابل
لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل
کرم نے رکھی لاج سجدوں کی مرزا
یہ سر تھا کہاں آستانے کے قابل

اب نہایت ادب واحترام کے ساتھ بارگاہِ رسول صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم بجالائیں۔ خیال رہے کہ آواز دھیمی ہو، بلند
نہ ہو، نہ ہی سخت ہو کہ عمل برباد ہو جائیں اور نہ نہایت نرم جو کہ خلاف
سُنّت ہے، معتدل آواز میں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
بارگاہ میں ان الفاظ میں سلام عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ
اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ. السَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلَى الْكَ وَاصْحَابِكَ وَأُمَّتِكَ أَجْمَعِينَ.

خاص عمل

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی (مرد ہو یا عورت) حضور پر
نور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑا ہو کر پہلے قرآن پاک کی
وہ مشہور آیت ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ پڑھے اور اس کے بعد ستر
مرتبہ ”صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ
وَسَلَّمَ) پڑھے، فرشتہ کہتا ہے ”اے فلاں! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل
کرتا ہے“ اور اس کی ہر حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔

(شرح شفاء، ص: ۱۵۱، زرقانی علی المواہب، ص: ۳۰۷)

دوسروں کا سلام

اگر کسی رشتہ دار یا سہیلی نے سلام و دعا کے لیے کہا ہو تو اس کی جانب سے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس طرح عرض کریں: **السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ سَلَّمَ مِنْ فُلَانِ بِنْتِ فُلَانٍ يَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ.**
(فلاں بنت فلاں کی جگہ جس نے سلام کے لیے کہا ہے اس کا اور اس کے والد کا نام ذکر کریں)

شیخین کو سلام

تاجدار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اس طرح سلام پیش کریں:
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيرَ رَسُولِ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ فِي

الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مُتَمِّمَ الْأَرْبَعِينَ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اس کے بعد اللہ عزوجل کے مقرب فرشتوں پر اس طرح
سلام عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جَبْرَائِيلُ. السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا سَيِّدَنَا مِيكَائِيلُ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا إِسْرَافِيلُ.
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عِزْرَائِيلُ. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَيُّهَا
الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ. السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

پھر رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب
بجالاتی ہوئی اس طرح صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نُورَ اللّٰهِ
 وَعَلٰی الْكَ وَاصْحَابِكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

اب اپنے ہاتھوں کو اٹھائیں اور اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آج تک کے سارے گناہوں سے استغفار کریں، سچے دل سے توبہ کریں، ایسی توبہ جس توبہ پر قائم رہنے کا پکا ارادہ ہو اور پھر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا بھی کریں کہ اللہ رب العزت آئندہ ہم سب کو اپنے دامن کو گناہوں سے بچانے کی توفیق بھی نصیب فرمائے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ

اَتُوْبُ اِلَيْهِ

پروردگار جل جلالہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنے کے بعد
 اب اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی بھیک مانگیں:
 نَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا
 حَبِيبَ اللَّهِ، نَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا سَيِّدَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ،
 نَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ، نَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا
 رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، نَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ. يَا
 رَسُولَ اللَّهِ اُنْظُرْ حَالَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ اُنْظُرْ حَالَنَا، يَا رَسُولَ
 اللَّهِ اُنْظُرْ حَالَنَا، يَا حَبِيبَ اللَّهِ اِسْمَعْ قَالَنَا، اِنْنِي فِي بَحْرِ هَمٍّ
 مُغْرَقٌ، خُذْ يَدِي، خُذْ يَدِي، خُذْ يَدِي سَهْلٌ لَنَا اَشْكَالَنَا۔
 میرے سرکار!

مجرم بلائے آئے ہیں جَاءُوكَ ہے گواہ
 پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

میرے سرکار! میرے آقا! یہ آپ کے غلام، یہ آپ کے نام
لیوا، بڑی امیدوں اور بڑی تمناؤں کے ساتھ، بڑے یقین کے ساتھ آج
آپ کے دربارِ گہر بار میں حاضر ہیں، آج تک آپ کے در سے کوئی
مایوس نہیں لوٹا، ہمیں بھی یقین ہے کہ آج آپ ہم پر ضرور کرم کی نظر
فرمادیں گے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سُننا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

میرے سرکار! میرے آقا! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نے آپ
کی نافرمانیوں میں زندگی گزاری، لیکن آپ کے در پہ کھوٹے سکے بھی
چل جاتے ہیں۔

میرے سرکار! میرے آقا!
گندے نلمے کمین مہنگے ہیں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا، تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروڑوں درود
میرے سرکار! آج زمانہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی ٹھوکروں میں
آجائیں، آج زمانہ ہمیں رسوا کرنا چاہتا ہے، ہمیں ذلیل کرنا چاہتا ہے،
ہمیں بھکاری بنانا چاہتا ہے لیکن ہم تو یہی عرض کرتے ہیں ۔
تیرے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے
کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں
تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
میرے سرکار! میرے آقا! نہ ہمارے دامن میں کوئی نیکی
ہے، نہ ہماری زندگی نیکیوں میں گزری ہے، ہم آپ کو کیا منہ دکھائیں،
آپ کی بارگاہ میں کس کا وسیلہ پیش کریں، کس کے توسل سے آپ کی
بارگاہ میں بھیک مانگیں۔

میرے سرکار! ہم آپ سے پیر پیراں میر میراں شاہ جیلاں
غوث الثقلین نجیب الطرفین غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
توسل سے شفاعت کی بھیک مانگتے ہیں۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع

جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

میرے سرکار! سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

صدقے میں ہم پر کرم فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم پر رحمت بھری نظر فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہماری آرزوئیں پوری فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہماری حاضری قبول فرما لیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہماری جائز تمنائیں پوری فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم میں جو مریض ہیں، ان کے لیے

شفاء کی دعا فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم میں جو پریشان حال ہیں، ان کی پریشانیاں دور فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم میں جو لوگ غموں میں گرفتار ہیں، ان کے غموں کو دور فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہمیں رب قدیر جل جلالہ کی نعمتوں سے مالا مال فرما دیجئے۔

میرے سرکار! میرے آقا! ہمیں کئی محبتیں دعوت دیتی ہیں کہ ہماری محبت میں گرفتار ہو جا، لیکن آپ کی بارگاہ میں یہی التجا ہے ۔

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے

سوا تیرے سب سے کنارہ کروں میں

میرے سرکار! میرے آقا! ہم کتنے بھی گنہ گار ہیں، مگر آپ

سے کرم کی امید رکھتے ہیں، آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہمارے

گناہوں کی معافی کی دعا فرمادیں گے، اللہ عزوجل ضرور ہمیں معاف فرمادے گا۔ آپ اپنے لبہائے مبارک کو ایک بار جنبش دیں گے تو ہماری بگڑی ہوئی بات بن جائے گی، آپ ایک مرتبہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہماری سفارش کر دیں گے تو یقیناً اللہ عزوجل ہمیں معاف فرمادے گا۔

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا
ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس طرح سلام پیش کریں:

اے شفیعِ امم تم پہ بے حد سلام
اے جمیلِ الشیم تم پہ بے حد سلام
فکرِ امت میں لب پر دعائیں رہیں
آنکھ رہتی تھی نم تم پہ بے حد سلام
لامکاں کے مکین آپ جب ہو گئے
عرشِ زیرِ قدم تم پہ بے حد سلام
چاہتا ہے رضا شاکرِ غمزدہ
کہہ دو راضی ہیں ہم تم پہ بے حد سلام

حضورِ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ
رب العزت کی بارگاہ میں یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا
اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ لَقَدْ
جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَعُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وَ قَدْ جِئْنَاكَ سَامِعِيْنَ قَوْلِكَ طَائِعِيْنَ اَمْرَكَ
مُسْتَشْفِعِيْنَ نَبِيِّكَ اِلَيْكَ رَبَّنَا اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ - اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ
لَاخَوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًا
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَعُوْفٌ رَّحِيْمٌ - اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ
يُصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ يَاۤئِهِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا

تَسْلِيمًا - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ .
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا النَّبِىِّ الْكَرِيْمِ اَنْ تَرْزُقَنِىْ
 اِيْمَانًا كَامِلًا ثَابِتًا تَبَاشِرُ بِهِ قَلْبِىْ . وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ
 اَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِىْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِىْ . وَعِلْمًا نَافِعًا . وَقَلْبًا خَاشِعًا .
 وَلِسَانًا ذَاكِرًا . وَلَدًّا صَالِحًا . وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَحَلَالًا طَيِّبًا .
 وَتَوْبَةً نَّصُوْحًا . وَصَبْرًا جَمِيْلًا . وَاجْرًا عَظِيْمًا . وَعَمَلًا
 صَالِحًا مَّقْبُوْلًا . وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ . يَا نُوْرَ النُّوْرِ . يَا عَالَمَ مَا فِى
 الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِىْ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى
 النُّوْرِ فِى الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ . وَتَوَقَّعْنِىْ مُسْلِمًا وَالْحَقْنِىْ
 بِالصَّالِحِيْنَ . بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ . يَا رَبَّ
 الْعٰلَمِيْنَ . سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ . وَسَلٰمٌ
 عَلٰى الْمُرْسَلِيْنَ . وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ . اٰمِيْنَ .

ریاض الجنہ

پھر ریاض الجنۃ میں آکر دو رکعت نماز نفل بطور شکرانہ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثنا اور شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو اس عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا۔ اگر موقع ملے تو ریاض الجنۃ ہی میں گڑگڑا کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا بَيْنَ يَدَيْ سَيِّدِنَا
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ. وَلَا هَمًّا
اِلَّا فَرَجْتَهُ. وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهُ. وَلَا مَرِيضًا اِلَّا شَفَيْتَهُ وَ
عَافَيْتَهُ. وَلَا مُسَافِرًا اِلَّا نَجَيْتَهُ. وَلَا غَائِبًا اِلَّا رَدَدْتَهُ. وَلَا
عَدُوًّا اِلَّا خَدَلْتَهُ وَ دَمَرْتَهُ. وَلَا فَقِيْرًا اِلَّا اَغْنَيْتَهُ. وَلَا حَاجَةً
مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ لَنَا فِيْهَا صَلاَحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا وَ
يَسَّرْتَهَا. اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا. وَ يَسِّرْ اُمُوْرَنَا. وَ اشرحْ
صُدُوْرَنَا. وَ تَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا. وَ اَمِنْ خَوْفَنَا. وَ اسْتُرْ عُيُوْبَنَا. وَ

اغْفِرْ ذُنُوبَنَا. وَ اكْشِفْ كُرُوبَنَا. وَ اخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ
اَعْمَالَنَا. وَ رُدِّ غُرْبَتَنَا اِلَى اَهْلِنَا وَ اَوْلَادِنَا سَالِمِينَ غَانِمِينَ
مَسْتُورِينَ. وَ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ. مِنَ الَّذِينَ لَا
خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُونَ. بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ. اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

منبر اقدس

اگر ممکن ہو تو منبر شریف کے پاس آ کر بھی دعا کریں اور اس
پر ہاتھ پھیر کر تبرُّگاً اپنے چہرے پر پھیر لیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما منبر شریف پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹھنے کی جگہ ہاتھ
پھیر کر اپنے چہرے پر پھیرتے تھے۔ (شفاف شریف: ۲/۴۷)

ستون حنانہ

اس کے بعد ستون حنانہ کے پاس آئیں جو مخراب نبوی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہی دائیں طرف ہے۔ یہاں کھڑی ہو کر

کثرت سے درود شریف پڑھیں اور خوب دعا مانگیں۔
دوسرے مشہور ستونوں کے پاس بھی درود شریف، نوافل اور
دعائیں کریں۔

ادب ملحوظ ہو

نماز اور غیر نماز میں روضہ انور کی طرف ہر گز پیٹھ نہ کریں۔
خصوصاً مسجد نبوی شریف کے اندر اس کا بہت ہی زیادہ خیال رکھیں۔

دوران قیام

مدینہ منورہ کے قیام میں روضہ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر
حاضری، درود شریف، قرآن کریم کی تلاوت، نوافل اور ذکر و دعا کا
اہتمام رکھیں۔ زیادہ سونے، بازاروں میں گھومنے اور دیگر فضول کاموں
اور باتوں میں یہ قیمتی اور نہایت اہم وقت ضائع نہ کریں۔ قیام کے
دوران کم از کم ایک مرتبہ کلام پاک ضرور ختم کریں۔

خطرہ عظیمہ

جب تک مدینہ شریف میں رہیں اور خصوصاً مسجد نبوی شریف میں حاضری کے وقت ہرگز شور و شغب نہ کریں اور نہ ہی بلند آواز سے کچھ کہیں یا پڑھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ فَلَتَوُيَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

(ترجمہ) اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں

رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (سورہ حجرات، آیت: ۲۰-۳)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا تھا، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنکری مجھے مار کر اشارہ سے اپنی طرف بلایا اور فرمایا یہ دو آدمی جو بول رہے ہیں ان کو میرے پاس لاؤ، میں لے آیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ فرمایا، اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں بہت تکلیف پہنچاتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں آوازیں بلند کر رہے ہو۔ (گویا اجنبی اور ادب سے ناواقف ہونے کے سبب معذور قرار دیئے، ورنہ سزا کے مستحق تھے۔)

(بخاری شریف، ۱/۶۷۷)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب

قریب کہیں کیل یا میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سُنیں تو کسی کو بھیج کر ان کو روکتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت نہ پہنچاؤ۔

(زرقانی علی المواہب: ۳۰۴)

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنے مکان کے کواڑ (دروازہ) بنوانے کی ضرورت پیش آئی تو بنانے والوں کو ہدایت فرمائی کہ شہر کے باہر بقیع کے علاقہ میں بنا کر لائیں تاکہ لکڑی کے کاٹنے بنانے کی آواز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اذیت کا باعث نہ ہو۔

(زرقانی علی المواہب ص ۳۰۴)

(لیکن افسوس ہے دور حاضر کے گستاخوں پر جو دھما کہ خیز مشینوں کی آواز سے رسول اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اذیت پہنچا رہے ہیں۔)
حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَعْتَمِدَ الْمَسْجِدَ بِرَفْعِ الصَّوْتِ وَلَا بِشَيْءٍ مِّنَ الْأَذَىٰ وَأَنْ يُنْزِرَهُ عَمَّا يُكْرَهُ. کسی کے لیے بھی لائق نہیں ہے کہ

مسجد شریف میں آواز بلند کرے اور کوئی ایسا کام کرے جو دوسروں کے لیے باعث اذیت ہو اور مسجد کو ہر ناپسندیدہ امر سے پاک رکھے۔

(شفاء شریف: ۷۶/۲)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ تَعَالَى: لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَهُوَ حَتَّى حَاضِرٌ بَعْدَ مَمَاتِهِ كَمَا كَانَ فِي حَالِ حَيَاتِهِ.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اپنی آوازیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو اور وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی وفات کے بعد بھی اسی طرح زندہ ہیں جس طرح وفات سے پہلے زندہ تھے۔

(شرح شفاء: ۱۶۰)

حضرت علامہ قسطلانی و علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ادب کا وہی معاملہ ہونا چاہیے جو آپ کی حیات میں تھا، کیوں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ

والسلام اب بھی اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز بھی پڑھتے ہیں۔
(زرقاتی علی المواہب ص ۳۰۴)

ادب قرآن

مسجد شریف میں قرآن پاک کے ادب کا ہر دم خیال رکھیں۔
بعض عورتیں اس کا بالکل خیال نہیں کرتیں اور (معاذ اللہ) اوپر سے گزر جاتی ہیں، یہ سخت بے ادبی ہے۔ بعض اپنی جوتیاں قرآن مقدس سے اونچی کر کے لیے ہوئے جاتی ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قرآن مقدس کی اس قدر توہین!! نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔
ایسی بے ادبیوں اور گستاخیوں سے اپنے آپ کو ہمیشہ بچائے رکھیں اور خصوصاً مسجد نبوی شریف میں اس کا خاص اہتمام کریں۔

نظر عقیدت

جب تک مسجد شریف کے اندر رہیں بار بار حجرہ انور کی طرف عقیدت اور محبت کی نظروں سے دیکھیں کیوں کہ خالق و مخلوق کے

محبوب، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں جلوہ افروز ہیں۔
مسجد شریف سے باہر نکلتے وقت بھی محبت اور عقیدت کی
آنکھوں سے گنبدِ خضریٰ پر نظریں جما کر درود شریف پڑھیں اور کبھی کبھی
عاشقانہ اور والہانہ انداز میں چپ چاپ دیکھتی رہیں۔

تقدیم سلام

جب کبھی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے
گزریں تو دست بستہ کھڑی ہو کر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں، بغیر
سلام کے ہرگز نہ گزریں۔

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ میں نے خواب میں رسولِ اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ابو حازم (رضی اللہ عنہ) سے کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے گزر جاتے ہو
اور کھڑے ہو کر سلام بھی نہیں کرتے اس کے بعد حضرت ابو حازم (رضی

اللہ عنہ) کا معمول بن گیا کہ جب بھی آپ کا گزر مدنی آقا مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کے قریب سے ہوتا، دست بستہ کھڑے ہو سلام عرض کرتے، پھر آگے بڑھتے۔ (وفاء الوفا: ۱۴۰۷)

جنة البقيع

اگر ممکن ہو تو جنت البقیع شریف کے دروازے پر کھڑے ہو کر اہل بقیع کو یوں سلام عرض کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ إِنَّا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَاحِقُونَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَ اَهْلِ الْبُقِيعِ
الْغُرَقِدِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ.

شہدائے اُحد

ہو سکے تو ہر روز، ورنہ جمعرات کو شہدائے اُحد (رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ) کی زیارت کے لیے حاضر ہوں۔ وہاں جا کر سب سے پہلے نہایت ادب و احترام کے ساتھ سید الشہد حضرت امیر حمزہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار پر حاضری دیں۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب چچاؤں میں افضل ہیں۔ جنتی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے جایا کرتی تھیں۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ ہر جمعہ کو، بلکہ بعض میں آیا ہے کہ ہر تیسرے یا چوتھے دن تشریف لے جاتی تھیں اور وہاں جا کر نماز پڑھتیں، روتیں اور قبر کی اصلاح و مرمت کرتیں۔ آپ نے ایک پتھر بھی بطور علامت قبر پر رکھا تھا۔ (جذب القلوب: ۱۵۸)

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مقدس پر جب حاضری ہوں، اس وقت دست بستہ ان کے حضور اس طرح سلام عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةَ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللَّهِ. السَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيبِ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ وَ
يَا أَسَدَ اللَّهِ وَ أَسَدَ رَسُولِ اللَّهِ.

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضری کے
بعد دوسرے شہدائے اُحد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات پر بھی حاضری
دیں۔ ان کے مزارات سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ
کے سرانور کی جانب کچھ فاصلہ پر ایک چہار دیواری میں ہیں۔

تمام شہدائے اُحد کو مجموعی طور پر اس طرح سلام پیش کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ يَا سَعْدَاءُ يَا نُجَبَاءُ يَا
نُقَبَاءُ يَا أَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقُوبَى الدَّارِ. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ أُحُدٍ كَأَفْقَةٍ عَامَّةٍ وَ
رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر سال کے شروع میں شہدائے
اُحد کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور فرماتے: سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا
صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ سلامتی ہو تم پر، تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا
گھر کیا ہی خوب ملا۔ (سورہ رعد، آیت: ۲۴)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کہ جو کوئی ان پر
سلام پڑھے گا، اس کو یہ سلام کا جواب دیں گے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جو
کوئی شہدائے اُحد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبروں پر حاضر ہو کر سلام بھیجے تو وہ
قیامت تک ان پر سلام بھیجتے ہیں۔ (جذب القلوب: ۱۹۴)

شہدائے اُحد (رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ) کی
زیارت کے ساتھ، جبلِ اُحد کی بھی زیارت کریں، اس کو عقیدت
و محبت کی نظروں سے دیکھیں، کیوں کہ یہ پہاڑ رسول اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا محب و محبوب ہے اور بڑی فضیلت والا ہے۔ رحمۃ اللعالمین صلی

اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (بخاری شریف، حدیث: ۲۸۸۹)

مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ اس پہاڑ پر تشریف لے گئے، جبل اُحد ہلنے لگا۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے پہاڑ! ٹھہر جا، کیوں کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری شریف، حدیث: ۳۶۷۵)

سرکارِ ابد قرار شافعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ یہ پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہے۔ جب تم اس پر سے گزرو تو اس کے درختوں کا میوہ کھایا کرو اگر میوہ نہ ہو تو گھاس کا بھی وہی حکم ہے۔

سبحان اللہ! ایک پہاڑ کو میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

محبت ہوگئی تو اس کی عظمت اور بلندی کا یہ عالم کہ وہ پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک بن گیا اور وہاں کا ذرہ ذرہ قابلِ تعظیم ہو گیا۔
اگر ہم بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں گے اور ان کی سُنّت کے مطابق زندگی گزاریں گے تو یقیناً ہم بھی دنیوی اور اخروی دونوں طرح کی نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ اپنی اولاد سے فرماتی ہیں کہ جاؤ اُحد کی زیارت کرو اور میرے لیے وہاں کی گھاس لاؤ۔

مسجد قُبا

مسجد قُبا شریف کی زیارت اور وہاں نماز پڑھنا بہت افضل ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جس کی بنیاد مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ علامہ سہیلی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ مسجد قبا کی بنیاد کے وقت پہلا پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور تیسرا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکھا۔ سبحان اللہ!

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:
خدا کی قسم! اگر یہ مسجد ساری کائنات میں کہیں بھی ہوتی تو ہم اس کی
طلب میں کتنے اونٹوں کے جگر مار دیتے۔ (جذب القلوب: ۱۳۲)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد قبا میں دو
رکعت نماز پڑھنا میرے نزدیک بیت المقدس کی دو بار زیارت سے بہتر
ہے۔ (جذب القلوب)

مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:
الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَا كَعُمْرَةِ۔ مسجد قبا میں نماز پڑھنا
عمرہ کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف، حدیث: ۳۲۵)

ممکن ہو تو روزانہ، ورنہ ہر شنبہ (سینچر) کو مسجد قبا میں حاضر
ہو کر نفل نماز پڑھنے کا شرف حاصل کریں۔

مسجد قبا میں نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَ مُصَلًّى نَبِيِّنَا
وَ حَبِيْبِنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى صَدْرِ
نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ:

لَمَسْجِدٍ اُسِّسَ عَلٰى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ
تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَ اللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُطَهَّرِيْنَ ۝

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَ اَعْمَالِنَا مِنَ الرِّيَا وَ
فُرُوْجِنَا مِنَ الزِّنَا وَ اَلْسِنَتِنَا مِنَ الْكِذْبِ وَ الْغِيْبَةِ وَ اَعْيُنَنَا مِنَ
الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ. رَبَّنَا
ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ.

مسجد قبا سے قریب ہی دائیں جانب ”بئر اریس“ نامی ایک کنواں واقع ہے، اس کی بھی زیارت کریں۔ نجدی حکومت نے اس کے اندر مٹی اور پتھر وغیرہ ڈال کر اس کا پانی خشک کروا دیا ہے، حالانکہ اس کا پانی بہت میٹھا تھا۔ چونکہ لوگ اس کا پانی تبرکاً پیتے اور اپنے ساتھ لے جاتے تھے (اور نجدی اسے شرک کہتے ہیں) اس لیے نجدی حکومت نے اس کو بند کروا دیا۔

پہلے اس کا پانی میٹھا نہ تھا، رسول اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کنویں میں اپنا لعابِ دہن ڈال دیا، اسی کی برکت سے اس کا پانی میٹھا ہو گیا۔

مسجد قبا کے قریب مشرق کی طرف مسجد شمس ہے۔ ممکن ہو تو اس کی بھی زیارت کر لیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بنی نضیر کا محاصرہ فرمایا تھا، اس وقت چھ دنوں تک مسلسل اسی مقام پر نماز ادا فرمائی تھی، بعد میں یہاں مسجد تعمیر کر دی گئی۔ چونکہ یہ مقام بلندی پر واقع ہے

اور سورج اس مقام پر پہلے طلوع ہوتا ہے، اس لیے اس کا نام ”مسجد شمس“ ہو گیا۔

مسجد قبلتین

وادی عقیق سے قریب ایک ٹیلہ پر مسجد قبلتین ہے، اسی مسجد میں نماز کے دوران حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت المقدس کے بجائے کعبہ شریف کو قبلہ بنانے کا حکم فرمایا گیا، اس حکم پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ہی کی حالت میں بیت المقدس سے کعبہ مقدسہ کی طرف اپنے رخ کو پھیر لیا۔ اسی لیے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مسجد قبلتین میں بھی دو رکعت نفل نماز پڑھیں، نماز کے بعد

ذکروا ذکر اور درود شریف پڑھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مَسْجِدُ الْقِبْلَتَيْنِ وَ مُصَلًّى نَبِيِّنَا وَ
حَبِيْبِنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰی صَدْرِ

نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ
قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔
اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُ وَمَاثِرَةَ الشَّرِيفَةِ
فَلَا تَحْرِمْنا يَا اَللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاَحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَتَحْتَ لَوَائِهِ
وَاَمْتَنَا عَلٰى مَحَبَّتِهِ وَسُنَّتِهِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ
الشَّرِيفَةِ شَرْبَةً هَنِئَةً مَّرِيئَةً لَا نَظْمًا بَعْدَهَا اَبَدًا۔ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

مسجد جمعہ

قبا شریف کے راستے میں مشرق کی طرف مسجد جمعہ واقع
ہے، ہجرت کے وقت مدینہ منورہ تشریف لاتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے نماز جمعہ اسی مسجد میں ادا فرمائی۔ اس

مسجد کو ”مسجدِ وادی“، ”مسجدِ عاتکہ“ اور ”مسجدِ بنو سالم“ بھی کہتے ہیں۔ اس مسجد کی زیارت کے لیے بھی جائیں اور اس میں بھی ذکر و اذکار، درود شریف اور نوافل پڑھیں۔

مسجد غمامہ

مسجدِ نبوی شریف کے باب السلام کے سامنے سفید گنبدوں والی یہ مسجد، مسجدِ غمامہ ہے۔ اس جگہ حضورِ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر نمازِ عید و بقرعید، نمازِ استسقا وغیرہ ادا فرمایا کرتے تھے، اسی وجہ سے اس کو مسجدِ مُصلیٰ بھی کہتے ہیں۔ حبش کے بادشاہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ ادا فرمائی۔ ایک مرتبہ اسی جگہ سخت دھوپ میں بادل نے حضورِ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سایہ کیا تھا، اسی وجہ سے اس مسجد کو مسجدِ غمامہ کہتے ہیں۔ اس مسجد کی بھی زیارت کریں۔

مسجد سُقیا

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آنے والوں کے لیے سب سے پہلی متبرک جگہ مسجد سُقیا ہے۔ جنگ بدر کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے تو اسی مقام پر لشکر نے پڑاؤ کیا اور نماز ادا فرمائی۔ اس جگہ ”سُقیا“ نامی کنواں ہونے کی وجہ سے اس مسجد کو مسجد سُقیا کہتے ہیں۔

مسجد ذوالحلیفہ

مدینہ منورہ سے تقریباً ۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر مکہ مکرمہ کے راستے میں مسجد ذوالحلیفہ واقع ہے۔ اس کو ”مسجد احرام“، ”مسجد شجرہ“ اور ”مسجد ابیاری علی“ بھی کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر حج کا احرام اسی جگہ باندھا تھا، اسی سے قریب ایک درخت کے سایہ میں آپ نے آرام بھی فرمایا تھا۔ اہل مدینہ اور دوسرے ممالک کے ان لوگوں کے لیے جو پہلے مدینہ شریف جاتے

ہیں، پھر حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہیں، میقات یہی مسجد ہے، وہ لوگ اسی مسجد سے احرام باندھیں گے۔

مسجد شرف الروحا

مدینہ منورہ سے تقریباً ۵۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ”مسجد شرف الروحا“ واقع ہے، اس جگہ پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ ستر نبیوں نے بھی نماز پڑھی ہے۔ اسی مسجد سے قریب ”بئر رَوْحَا“ نامی کنواں بھی ہے اور قریب ہی شہیدوں کی قبریں بھی ہیں۔

مسجد بدر

مقام ”بدر“ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آتے ہوئے تقریباً ۱۳۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بدر کے میدان میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیادت میں سب سے پہلی اور مشہور جنگ ”جنگ بدر“ ہوئی۔ اس جنگ کے موقع پر جس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیمہ نصب تھا، وہاں ایک مسجد ”مسجد بدر“ نام سے موجود ہے۔ اس کو ”مسجد

عریش‘‘ بھی کہتے ہیں۔ بدر کے میدان میں ایک احاطہ میں شہدائے بدر کی قبریں بھی ہیں۔

پردے کا اہتمام

حرمین شریفین میں پردہ کا خصوصی اہتمام کریں، عام طور پر عورتیں ان مقدس مقامات پر بھی بے پردگی کے ساتھ گھومتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ پردہ کا بھرپور خیال رکھیں اور اپنے دلوں میں خوفِ خدا پیدا کریں۔

اہل مدینہ کے ساتھ

مدینہ منورہ میں جب تک قیام رہے، اہلِ محبت کے طریقہ پر رہتے ہوئے مدینہ کے لوگوں کے ساتھ ہر معاملہ میں حسنِ سلوک اور اچھا برتاؤ کریں اور ان کی تعظیم و تکریم کریں۔ اگر وہ سخت کلامی کریں یا کوئی اور نامناسب کام کریں تب بھی آپ درگزر کریں، کیوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑوسی ہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

”جبریل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار وصیت کی ہے۔“ اس میں اچھے برے کی تخصیص نہیں ہے، بلکہ یہ پڑوسی ہونے کا حق سب کو حاصل ہے اور کیا عجب کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم سے بُروں کو بھی توبہ اور حق کی طرف پلٹنے کی توفیق حاصل ہو جائے۔ ہاں! اپنے آپ کو خادم خیال کر کے اگر وعظ و نصیحت کریں تو کوئی حرج نہیں۔

غریبوں کی خدمت

وہاں فقراء، غریبا، بیواؤں اور یتیموں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں اور ان کے بارے میں وہاں کے رہنے والوں سے معلوم کریں، کیوں کہ بعض حق دار ایسے صابر و شاکر بھی ہوتے ہیں، جو کسی سے سوال نہیں کرتے۔ بہتر یہ ہے کہ ان کے گھروں میں صدقہ کی بجائے ہدیہ کہہ کر بھجوادیں۔

بدعتیوں سے اجتناب

بعض خواتین حرمین شریفین میں مجلسیں جما کر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو حرمین شریفین کے ادب و تعظیم، حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں استغاثہ کرنے اور شفاعت کی دعا مانگنے سے روکتے ہیں اور اہل سنت و جماعت کے عقائد کے خلاف باتیں کرتے ہیں، ان کی مجلسوں میں ہرگز نہ بیٹھیں اور نہ ہی ان کی باتوں میں آئیں۔ یہ خواتین محروم اور اہل محبت کے طریقے سے بے خبر ہیں۔

وقت و رخصت

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائیں کیوں
کوشش یہ کریں کہ اس دربارِ اقدس اور دیارِ پاک کی جدائی
کے تصور میں کچھ آنسو نکل آئیں کہ آنسوؤں کا نکلنا قبولیت کی علامتوں
میں سے ہے اور اہل محبت کی تو کیفیت ہی عجیب ہو جاتی ہے اگر اتفاق

سے رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنالیں اور عمرہ زیارت کے قبول ہونے کی، خیر و عافیت کے ساتھ وطن پہنچنے اور بار بار حرمین طیبین کی زیارت نصیب ہونے کی دعا کریں۔ اپنے رشتہ داروں، دوستوں، سہیلیوں اور سب مسلمانوں کے لیے دعائیں کریں اور بڑے رنج و غم اور حسرت کے ساتھ روتی ہوئی واپس ہو جائیں۔

پلٹتا ہے جو زائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا
ارے غافل قضا بہتر ہے واں سے پھر کے جانے سے
حقیقت یہ ہے کہ مدینہ منورہ خصوصاً حرم نبوی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے آداب احاطہ بیان میں نہیں آ سکتے۔ اس مقدس سرزمین پر
اگر سر اور آنکھوں سے بھی چلا جائے، تب بھی حق ادا نہیں ہو سکتا، لہذا
جہاں تک ہو سکے ادب و احترام ملحوظ رکھا جائے اور کم از کم اتنا تو ضرور کیا
جائے کہ کسی قسم کی بے ادبی نہ ہو۔

تصویر کشی کے سلسلے میں ہمارے علما کی رائیں اب بھی مختلف

ہیں، اکثریت بلا ضرورت و حاجت تصویر کشی کے ناجائز ہونے کی قائل ہیں، لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ جان دار چیزوں کی تصویریں نہ لی جائیں، خصوصاً حریم شریفین میں اس کا خاص التزام کیا جائے۔
مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

الْوَدَاعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. اَلْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ. اَلْأَمَانُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ. مَا جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ. وَلَا مِنْ الْوُقُوفِ بَيْنَ يَدَيْكَ. اِلَّا وَمِنْ خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ. وَصِحَّةٍ وَسَلَامَةٍ. اِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى جِئْتُكَ. وَاِنْ مُتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِي وَاَمَانَتِي وَعَهْدِي وَمِثَاقِي مِنْ يَوْمِنَا هَذَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَهِيَ شَهَادَةٌ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

فاتحہ کا طریقہ

سب سے پہلے قرآن پاک کی جو سورتیں آپ کو یاد ہوں، ان میں سے جس قدر ہو سکے پڑھیں یا کوئی سورت یا کوئی رکوع پڑھ کر ایک مرتبہ سورہ کافرون، تین مرتبہ سورہ اخلاص، ایک مرتبہ سورہ فلق، ایک مرتبہ سورہ ناس، ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی پہلی چند آیتیں ”هُمُ الْمُفْلِحُونَ“ تک، نیز آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھ کر اس طرح دعا کریں۔

اے اللہ! اس کلام کا ثواب (اور اگر کوئی شیرینی یا کھانا وغیرہ بھی ہو تو پھر یوں کہیں: اے اللہ! اس پاک کلام اور اس کھانے یا شیرینی وغیرہ کا ثواب) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ و تحفہ پیش ہے۔ اے اللہ! اس کا ثواب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اور آپ کے توسل سے آپ کی آل پاک اور اصحاب پاک اور آپ کی ازواج مطہرات، تابعین و تبع تابعین، ائمہ مجتہدین،

سارے بزرگانِ دین اور جمیع مومنین و مومنات کی روحوں کو عطا فرما۔
اے اللہ! اس کا ثواب خصوصاً فلاں (یہاں پر جس کو ایصالِ ثواب کرنا
ہے، اس کا نام ذکر کریں) کی روح کو عطا فرما۔

پھر بزرگانِ دین کے توسل سے اپنے لیے، اپنے اہل خانہ،
دوست و احباب، اساتذہ اور متعلقین کے لیے دعائے خیر کریں۔ اس
کے بعد کہیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَاٰیْهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَیْ اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ.
صَلُوۡةٌ وَّ سَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْكَ وَسَلِّمْ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝
وَسَلِّمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

سلام

يَا رَسُوْلُ سَلَامُ عَلَيْكَ	يَا نَبِيَّ سَلَامُ عَلَيْكَ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ	يَا حَبِيْبُ سَلَامُ عَلَيْكَ
سرورِ ہر دو سرا ہو	مصطفیٰ خیر الوریٰ ہو
ہم بدوں کو بھی نبا ہو	اپنے اچھوں کا تصدق
يَا رَسُوْلُ سَلَامُ عَلَيْكَ	يَا نَبِيَّ سَلَامُ عَلَيْكَ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ	يَا حَبِيْبُ سَلَامُ عَلَيْكَ
بے کسوں کے غم زدا ہو	تم سے غم کو کیا تعلق
تم مدام اُس کو سرا ہو	حق درودیں تم پہ بھیجے
يَا رَسُوْلُ سَلَامُ عَلَيْكَ	يَا نَبِيَّ سَلَامُ عَلَيْكَ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ	يَا حَبِيْبُ سَلَامُ عَلَيْكَ
تا ابد یہ سلسلہ ہو	بر تو او باشد تو بر ما
جب نبی مشکل کشا ہو	کیوں رضا مشکل سے ڈریے

لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ اِرم تاجِ دارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اَسریٰ کے دولہا پہ دائمِ درود
نوشہٗ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاکِ گُزر کی قسم

اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مُژدہ ملا

اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے صُحفِ غنچہ ہائے قُدس

اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

اس شہیدِ بلا شاہِ گل گوں قُبا

بے کسِ دشتِ عُربت پہ لاکھوں سلام

جس مسلمان نے دیکھا انہیں اک نظر

اس کی نظرِ بصارت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظمِ اِمَامُ التَّقْی و النُّقْی

جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سُنّت پہ لاکھوں سلام
میرے استاذِ ماں باپ بھائی بہن
اہلِ وَلَد و عشیرت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قُدرسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ان مقامات مقدسہ پر حاضری کے وقت پڑھے جانے والے

چند درود شریف مع فضائل

کتابوں میں درود شریف کے مختلف الفاظ، پڑھنے کے مختلف اوقات اور ان پر بے شمار فضائل و فوائد مذکور ہیں، ان میں سے چند چنیدہ الفاظ درود ان کے فضائل کے ساتھ ہم یہاں نقل کر رہے ہیں، تاکہ زائرین حرمین شریفین ان کا ورد کر کے ان کے فضائل و فوائد حاصل کر سکیں۔

یاد رکھیں! یہ چند درود شریف جو نقل کیے جا رہے ہیں، صرف حج و عمرہ کے ایام کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ عام دنوں میں بھی آپ انہیں پڑھنے کی عادت بنائیں، ان شاء اللہ ان کے فوائد حاصل ہوں گے۔

شفاعت کا وعدہ

امام طبرانی، امام احمد اور امام البار رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو پڑھنے والے کے لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ
الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

صدقہ

جس مسلمان کے پاس صدقہ و خیرات کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ
اپنی دعاؤں میں اس درود کو پڑھے، اسے صدقہ و خیرات کا ثواب ملے
گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

درود مُنْجِيَه

جو کوئی اس درود مبارک کو کسی مشکل و مصیبت میں ایک ہزار
بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو رفع و دفع کر دے گا اور مقصد کے

حصول میں کامیابی ہوگی۔

جو اس کو ہزار بار پڑھ کر، رات کے درمیانی حصہ میں جو بھی

حاجت چاہے دنیوی ہو یا اخروی، اللہ تعالیٰ اسے پوری فرماتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَاةً تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ
الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ
السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ
اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰی
الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي
الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ.

امام شافعی کا وظیفہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”احیاء علوم الدین“ میں ہے کہ ابی الحسن الشافعی نے حضرت امام سیدنا ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور ان کے بلند مقام کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو کہنے لگے، یا رسول اللہ! امام شافعی نے آپ پر یہ درود پڑھ کر کیا انعام حاصل کیا ہے؟ تو حضرت سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے وہ یہ انعام پایا ہے کہ حساب و کتاب کے لیے ٹھہرنے سے بچ گیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا
ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا غَفَلَ
عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ.

جائز مقاصد کے لیے

حضرت شیخ احمد دحلان فرماتے ہیں کہ عارفین کی ایک جماعت نے روزانہ سو مرتبہ اس درود شریف کے ورد کو ہر جائز مقصد حاصل کرنے کے لیے مجرب پایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُورِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ
وَتَرِيّاقِ الْاَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ وَاِلٰهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ
الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهِ.

درود نور ذاتی

یہ درود ”نور ذاتی“ ایک لاکھ درودوں کے برابر ثواب والا ہے۔ یہ درود شریف رنج و غم کو دفع کرنے والا، مصیبت اور بلا کو دور کرنے والا، دل کی تسکین کا سبب اور روحانی غذا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِي وَالسَّارِي فِي
سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ.

صلوة السعادة

یہ درود پاک چھ لاکھ درودوں کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي
عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ.

صلوة عالی القدر

جو کوئی ہر جمعہ کی رات صلوة عالی القدر کی مداومت کرے گا خواہ

ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔ اس کو قبر میں رکھتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم
بذاب خود شرکت فرمائیں گے اور اس کے انتقال کے وقت اس کی روح پر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس جلوہ فگن ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ النَّبِىِّ الْاَمِّىِّ الْحَبِىْبِ الْعَلِىِّ الْقُدْرِ
الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

افضل حمد

جس کا دل چاہے کہ اللہ جل شانہ کی حمد اس افضل طریقہ سے
کرے کہ اولین و آخرین اور مقرب فرشتوں میں سے کسی نے نہ کیا ہو
اور رسول اقدس پر ایسا افضل درود بھیجے جو کسی مخلوق نے نہ بھیجا ہو تو اس
درود کا ورد کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ
صَلَوَاتِكَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِلْءِ
اَرْضِكَ وَسَمُوْتِكَ.



سو دن تک ثواب

جو مندرجہ ذیل درود شریف کا ایک بار ورد کرتا ہے ثواب لکھنے والے ستر فرشتے سو دن تک اس درود کا ثواب لکھنے میں مشغول رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهُ

بزرگان دین کے چند وظیفے

☆ قطب مدینہ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدینہ منورہ درج ذیل درود شریف بہ کثرت پڑھتے تھے اور اپنے مریدین، زائرین کو اسی کے ورد کی تلقین فرماتے تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ صَلَّي
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً وَسَلَامًا
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ.

☆ اس درود شریف کا ثواب ایک ہزار درود کے برابر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَوةٌ تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَ
لِحَقِّهِ اَدَاءً.

☆ اس درود شریف کا ایک ہزار مرتبہ ورد کرنا مصیبتوں سے چھٹکارا
دلاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِهِ.

☆ جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو وہ اس درود

شریف کو اپنی دعائیں پڑھے، یہ طہارت قلب کا ذریعہ بنے گا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي
الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی جَسَدِهِ فِي الْاَجْسَادِ وَ

عَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ.

☆ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھ پر ان الفاظ میں درود پڑھا اسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ بروز قیامت مجھے ضرور دیکھے گا اور جس نے مجھے قیامت کے دن دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا، وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا اور اللہ اس کے لیے جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَ
الْآخِرِينَ وَ فِي الْمَلَائِكَةِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ .
☆ یہ درود صوفیائے کرام میں درود کمالیہ کے نام سے مشہور ہے، جس کا ثواب چودہ ہزار درودوں کے برابر ہے، ہر نماز کے بعد دس بار یا سو

بار پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ عَدَدَ كَمَالِ اللّٰهِ وَ
كَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهٖ.

☆ اس درود شریف کی برکت سے دنیا و آخرت کی بے شمار نعمتوں سے
نوازا جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا
وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ عَدَدَ اِنْعَامِ
اللّٰهِ وَ اَفْضَالِهٖ.

☆ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس درود شریف کو پڑھنا امراض سے
نجات کا ذریعہ ہے، زعفران سے لکھ کر مریض کو گیارہ دن پلایا
جائے یا کسی درد کی جگہ پر دم کیا جائے ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَائِهَا وَ
عَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَائِهَا وَ نُورِ الْاَبْصَارِ وَ
ضِيَّائِهَا وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ .

(ياايها الذين امنوا: ۲/۴۵۶-۴۶۰)

اہم گزارش

احیائے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالمی تحریک سنی دعوت اسلامی

جہاں تعلیم تبلیغ اور تربیت کے ذریعہ قوم کی گمراہی قدر خدشات اضمحام و سریش سے وہیں الحمد للہ اصلاح عقائد و اعمال کے موضوع پر کتابوں کو شائع کر کے لوگوں کے ذہنوں کو رہی جانے کو رہی سینوں کو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے نور سے جلوہ گاہ کی بحر پر کوشش کر رہی ہے۔ اب تک مختلف موضوعات پر درجنوں کتابیں اردو، ہندی، انگریزی اور گجراتی میں منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن کو پڑھنے کے بعد گناہوں سے نفرت اور آقا کے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ آج کے دور میں دینی کتابوں کو لوگوں تک پہنچا کر ان کی دنیا و آخرت سنبھالنا بہت بڑا نیک کام ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ اپنے اور اپنے مروجین کے ایصالِ ثواب کے لیے اور فروغِ دین و ملت کے لیے ادارہ و معارف اسلامی اور مکتبہ علیہ کی شائع کردہ کتابوں کو خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کریں۔ ان شاء اللہ دارین میں اس کا فائدہ میسر ہوگا اور مروجین کو ان شاء اللہ جنت نصیب ہوگی۔

سودی فائدے ہر ماہ کم از کم ایک یا تین روز کے لیے نوری قافلے میں لائیں۔ ان شاء اللہ دلی کو سکون حاصل ہوگا، پریشانیاں دور ہوں گی اور برکتیں میسر ہوں گی۔

حسنہ واری اجتماع ہر ستمبر بعد نمازِ عشاء مرکز اسماعیلیہ حبیب مسجد ممبئی میں سنی دعوت اسلامی کے بلیط واری اجتماع میں ضرور شرکت فرمائیں، دینی معلومات میں اضافہ کے ساتھ ساتھ آپ کا سینہ محبت رسول کا مدینہ بنے گا۔ ان شاء اللہ!

اپنے ساتھ کم از کم تین احباب کو ضرور لائیں اور بے شمار نیکیاں کمائیں۔

کتابوں کیلئے رابطہ نمبر 9819628034 فائدہ کیلئے رابطہ نمبر 9892509900

Published by:

MAKTABA-E-TAIBAH

Markaz Ismail Habib Masjid, 126, Kambekar St, Mumbai-3